عنبر۔ ناگ۔ ماریا (۲۵)

قاتل کی تلاش

فہرست

سنو پیارے بچو!

سانپ شہزادے کے کمرے میں آجاتا ہے اور اسے ڈس دیتا ہے مگر ناگ اس کا سارا زہر چوس کر شہزادے کو بچالیتا ہے منگول جاسوسہ ورشا اور رارژنگ پکڑے جاتے ہیں۔

جاسوسہ کو ایک غار میں قید کیا گیا ہے منگول جاسوس جو کہ نوکر کے بھیس میں ہے اسے کھانا دینے آتا ہے وہ اسے وہاں سے فرار کرواتا ہے مگر عنبر اور ماریا اسے گرفتار کر لیتے ہیں واپسی پر وہ ایک قبرستان میں ٹھہرتے ہیں یہاں ایک قبر میں رات کو دھواں نکلتا دکھائی دیتا ہے پھر ایک شیر کی خوفناک دھاڑ سنائی دیتی ہے۔

غار کے اندر غار

ارژنگ نے زہریلے ناگ کو بانسری پر لگا دیا۔

وہ جس وقت بانسری بجاتا ناگ اپنی پٹاری میں سے نکل کر بانسری کی طرف آنا شروع کر دیتا پھر جب وہ بانسری بجانا روک دیتا تو سانپ اس کے گرد چکر لگانے لگتا ارژنگ یہی چاہتا تھا اب اس کے سامنے چین کے ولی عہد شہزادے اور شہنشاہ فومانچو کے بیٹے کو ہلاک کرنے کے لئے میدان صاف تھا اسے اگر کسی کا انتظار تھا تو وہ کمالا عورت تھی جسے اس نے ملکہ کے خاص محل میں کنیز بننے کے لئے روانہ کیا تھا۔

کمالا بڑی مکار عورت تھی اس نے کسی نہ کسی طرح چین کی ملکہ تک رسائی حاصل کر لی وہ ملکہ کے شاہی حرم میں پہنچ گئی اس نے ایک ایسی عورت کی سفارش ڈلوائی جس کی ملکہ بڑی عزت کرتی تھی کمالا نے محل میں جاتے ہی تھوڑے ہی دنوں میں ملکہ کی ایسی خدمت کی کہ وہ کمالا

کے گن گانے لگی کمالا نے ملکہ پر ظاہر کر دیا کہ وہ اس کی سب سے زیادہ ہمدرد اور وفادار کنیز ہے اس نے ولی عہد شہزادے کو بھی اپنا کر لیا وہ ہر وقت ننھے شہزادے کو لیے پھرتی رہتی ایک روز ارژنگ کے پاس آئی اور کہنے لگی!

ارژنگ آدھا کام ہو گیا ہے میں نے ملکہ کی خوشنودی حاصل کر لی ہے اس وقت ملکہ مجھ پر بڑا بھروسہ کرنے لگی ہے ولی عہد کے سلسلے میں ملکہ کسی پر بھروسہ نہیں کرتی لیکن وہ مجھ پر بھروسہ کرتی ہے میں گھنٹوں شہزادے کے کمرے میں اسے گود میں لیے کھلاتی رہتی ہوں۔

ارژنگ نے خوش ہو کر کہا۔

یہ تو بڑی اچھی بات ہے تم نے مجھے خوش خبری سنائی ہے کمالا نے کہا کہ اسے زہریلی بانسری دے دی جائے تاکہ وہ اسے شہزادے کے پاس جا کر بجایا کرے تاکہ زہریلا سانپ اس کے کمرے میں آ کر اسے

ہلاک کر دے ارژنگ نے کمالا کو بانسری دے دی اور کہا۔

یہ ایک امانت ہے جو میں تمہارے حوالے کر رہا ہوں۔

اسے سنبھال کر رکھنا اس کو استعمال کرنے سے پہلے سوچ لینا اسے شہزادے کے کمرے میں جا کر دن میں کم از کم دس پندرہ بار ضرور بجانا اس کے بعد جب تمہیں یقین ہو جائے کہ بانسری کی آواز محل کے باہر جا سکتی ہے تو مجھے آ کر خبر دینا پھر میں سانپ لے کر وہاں پہنچ جاؤں گا اور یوں ہم چین کے بادشاہ سے ہن قبیلے کے لوگوں کا بدلہ لیں گے۔

کمالا نے بانسری چھپاتے ہوئے کہا۔

اب میں تمہیں اطلاع کرنے آؤں گی کہ سانپ لے کر آ جاؤ۔

میں تمہاری راہ دیکھوں گا۔

کمالا ارژنگ سے رخصت ہو کر سیدھی ملکہ کے حرم میں پہنچ گئی اس نے جاتے ہی شہزادے کے پاس بیٹھ کر بانسری بجانی شروع کر دی

ننھا شہزادہ بانسری کی آواز سن کر بڑا خوش ہوا اور اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگا اتنے میں ساتھ والے کمرے میں ملکہ تک بھی بانسری کی آواز پہنچ گئی وہ بھی شہزادے کے پاس آ گئی اس نے دیکھا کہ کمالا کنیز شہزادے کے پاس بیٹھی بانسری بجا رہی ہے اور وہ اسے بڑا خوش ہو کر سن رہا ہے کمالا نے ملکہ کو اندر آتے دیکھا تو ادب کے ساتھ اٹھ کر سلام کیا ملکہ نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا۔

یہ بانسری تم نے کہاں سے لی ہے کمالا؟

کمالا نے جھک کر کہا۔

ملکہ سلامت میری بہن! اپنے گاؤں گئی تھی وہاں ایک میلہ لگا ہوا تھا جہاں سے وہ بانسری خرید لائی میں نے اس سے شہزادہ صاحب کے لئے یہ بانسری لے لی کہ اسے بجاؤں گی تو شہزادہ خوش ہوا کرے گا دیکھیے شہزادہ بانسری کی آواز سن کر کس قدر خوش ہو رہا ہے۔

ملکہ نے کہا۔

ہاں میں نے دیکھا ہے شہزادہ بہت خوش ہوا ہے مجھے بھی خوشی ہوئی
ہے کہ تم شہزادے کا.............میرے پیارے بیٹے کا اتنا خیال
رکھتی ہو۔

کملا نے کہا۔

ملکہ سلامت شہزادے سے مجھے اتنا ہی پیار ہے جتنا آپ کو اس سے
ہے میری ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ شہزادہ ہمیشہ خوش رہے یہی وجہ
ہے کہ میں یہ سریلی بانسری لے آئی ہوں ملکہ نے خوش ہو کر کملا کو
انعام و اکرام دیا۔

اب مکار عورت نے اپنا یہ اصول بنالیا اور دن میں دو تین بار وہ شہزادہ
ولی عہد کے کمرے میں جاتی اور اسے بانسری بجا کر سناتی وہ دیر تک
وہاں بیٹھی بانسری بجاتی رہتی وہ چاہتی تھی کہ ولی عہد شہزادہ بانسری کی

آواز کو پہچاننے لگ جائے اور اگر اس آواز کے بعد وہ سانپ کو دیکھے
تو شور نہ مچا سکے ادھر یہ ہو رہا تھا اور دوسری طرف ورشا تالاب والے
غار میں چھپی ہوئی تھی کیوں کہ شہزادے پر قاتلانہ حملے کے بعد بادشاہ
نے ورشا کی زندہ یا مردہ گرفتاری کا خاص حکم دے رکھا تھا اور فوج اس
کی اور ارژنگ کی تلاش میں تھی ارژنگ تو جوگی بابا کا بھیس بدل کر شہر
میں سانپوں کے کاٹے کی دکان کھول کر بیٹھ گیا تھا اس نے کملا کو
بانسری دے دی تھی اور اب ولی عہد کی موت کا انتظار کر رہا تھا۔

ماریا بھی چین کے دارالحکومت کی طرف چلی آرہی تھی۔

ایک روز وہ دارالحکومت کیتھے کے علاقے میں داخل ہوگئی.........

رات ہوگئی تھی اسے پیاس لگی ہوئی تھی وہ شہر سے باہر ایک ٹیلے کے
پاس تالاب دیکھ کر رک گئی یہ وہی تالاب تھا جس کے پہلو والے غار
میں ورشا چھپی ہوئی تھی اور جسے آدھی رات کے بعد ارژنگ کھانا

دیئے آیا کرتا تھا ماریا نے چاروں طرف دیکھا اسے جب اطمینان ہو
گیا کہ وہاں کوئی نہیں ہے تو وہ گھوڑے سے نیچے اتر آئی نیچے اترتے
ہی گھوڑا ظاہر ہو گیا ماریا اسے لے کر تالاب کے پاس آ گئی گھوڑے
نے جی بھر کر تالاب کا پانی پیا ماریا نے بھی پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی
اب وہ سوچنے لگی کہ رات کہاں بسر کی جائے شہر میں اس کا کوئی بھی
جاننے والا نہیں تھا اس کے لئے سارا شہر اجنبی تھا اس کا خیال تھا کہ
رات کے وقت وہ اجنبی شہر میں کہاں جا کر ماری ماری پھرے گی بہتر
یہی ہوگا کہ وہ رات شہر سے باہر کسی جگہ بسر کر دے اور صبح کے وقت شہر
میں داخل ہوتا کہ اسے معلوم ہو سکے کہ وہ کیا کچھ کر سکتی ہے اور وہ کیا
کچھ نہیں کر سکتی اس خیال کے بعد اس نے رات بسر کرنے کے لئے
جگہ کی تلاش شروع کر دی رات کا اندھیرا چھا رہا تھا چاند اس
اندھیرے کو دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا چاند کی ہلکی ہلکی روشنی ٹیلوں

تالاب اور میدانوں میں پھیلی ہوئی تھی دور ماریا کو شہر کیتھے کی دھیمی
دھیمی روشنیاں جھلملاتی نظر آ رہی تھیں وہ گھوڑے کو ایک جگہ باندھ کر
خود ٹیلے کی طرف آ گئی اسے کسی ایسی جگہ کی ضرورت تھی جہاں اسے
کوئی پریشان نہ کر سکے۔

اس نے ٹیلے کے دامن میں پتھروں کے پاس سونے کے بارے میں
سوچا پھر وہ آگے بڑھ گئی ایک جگہ اسے جھاڑیاں دکھائی دیں وہ
جھاڑیوں کے پاس چلی آئی وہ کسی ایسی ہی چھپی ہوئی جگہ میں رات
کاٹنا چاہتی تھی جہاں اسے کوئی نہ دیکھ سکے وہ جھاڑیوں کو ہاتھ سے
ادھر اُدھر ہٹا کر دیکھنے لگی اچانک ایک جھاڑی کو اس نے پرے ہٹایا تو
وہ نیچے زمین پر گر پڑی معلوم ہوا کہ کسی نے ان جھاڑیوں کو پتھروں
کے اوپر ہاتھ سے چپکا رکھا ہے وہ زمین میں اگی ہوئی جھاڑیاں نہیں
ہیں۔

ماریا بڑی حیران ہوئی کہ یہ کسی نے ایسا کیا ہے اور اگر ایسا کیا ہے تو
کیوں کیا ہے کسی کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ اس ویرانے میں پتھروں
میں جھاڑیاں توڑ کر چھپا دے ماریا کے دل میں اس راز کو حل کرنے کا
شوق پیدا ہوا اور اس نے جھاڑیوں کو ادھر اُدھر ہٹانا شروع کر دیا اس
کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ وہاں ایک غار کا چھوٹا
دروازہ ہے جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے ہیں ماریا نے ایک پتھر ہٹا
کر اندر جھانک کر دیکھا اندر اندھیرا تھا ماریا نے سوچا کہ غار خالی ہے
سونے اور رات بسر کرنے کے لئے اس سے اچھی جگہ اور کوئی نہیں ہو
سکتی تھی۔

وہ خدا کا نام لے کر غار کے اندر داخل ہوگئی اندر داخل ہونے کے بعد
اس نے غار کے منہ پر دوبارہ پتھر رکھ دیا اور باہر ہاتھ نکال کر آگے
جھاڑیاں زمین پر سے اٹھا کر پھیلا دیں اس کے وہم وگمان میں بھی

نہیں تھا کہ اس کے اندر کوئی عورت چھپی ہوئی ہے جسے ارژنگ نام کا
آدمی رات کو کھانا دینے آتا ہے ماریا نے اسی وقت زمین پر چادر
بچھائی اور لیٹ گئی اب وہ سونے کی کوشش کرنے لگی تھوڑی دیر بعد وہ
اونگھنے لگی۔

اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔

اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی زور سے کھانسا ہو وہ جلدی سے اٹھ کر
دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوگئی اسے یوں محسوس ہوا جیسے باہر سے
کوئی غار کے منہ سے جھاڑیاں اور پتھر ہٹا رہا ہے ماریا چوکس اور
ہوشیار ہوگئی پھر کسی نے باہر سے دیوار کے منہ پر سے پتھروں کو ہٹا دیا
چاندنی اندر غار میں آنے لگی چونکہ وہ غائب تھی اس لئے اسے تو کوئی
نہ دیکھ سکا مگر ماریا نے دیکھا کہ باہر سے ایک منگول اور ہن قوم ایسے
چہرے والا ادھیڑ عمر مگر بڑا مضبوط آدمی غار کے سوراخ میں سے اندر

آنے کی کوشش کر رہا ہے ماریا پریشان سی ہوگئی کہ اب وہ کیا کرے اندر بھاگے یا باہر جائے اتنے میں ارژنگ غار کے اندر آ گیا اس کے ہاتھ میں ورشا کے لئے روٹی اور دودھ پکڑا ہوا تھا ماریا نے اپنا سانس روک لیا اور دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوگئی۔

ارژنگ غار کے اندر آ کر باہر ہاتھ ڈال کر پھر سے پتھر غار کے منہ پر جمانے لگا اور جھاڑیاں وغیرہ چپکانے لگا اس کام سے فارغ ہو کر وہ دیوار کے ساتھ لگی ہوئی ماریا کے قریب سے ہو کر آگے کو نکل گیا ماریا بڑی حیران ہوئی کہ یہ شخص غار میں کیا کرنے اور کس سے ملنے آیا ہے؟ کیا کوئی دوسرا شخص بھی غار میں چھپا ہوا ہے ماریا کی نیند اچاٹ ہوگئی اور وہ ارژنگ کے پیچھے پیچھے غار میں چل پڑی ارژنگ غار میں ایک طرف گھوم گیا ماریا بھی اس کے ساتھ ہی ساتھ گھوم گئی اچانک ماریا کا پاؤں ایک پتھر سے ٹکرا گیا پتھر لڑھک کر دور جا گرا ارژنگ

ایک دم رک گیا۔

وہ حیرانی سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر پیچھے دیکھنے لگا کہ اس کا تعاقب کون کر رہا ہے؟ یہ پتھر کس نے گرایا ہے وہ لپک کر اس جگہ آیا جہاں ماریا کے پاؤں سے ٹھوکر کھا کر پتھر گرا تھا ماریا جلدی سے پرے ہٹ گئی ارژنگ نے جیب سے پتھر نکال کر ان کی چنگاریاں روشن کیں اور بڑے غور سے پتھروں کو دیکھنے لگا مگر وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا ماریا ضرور ایک طرف ہٹ کر کھڑی تھی لیکن وہ ارژنگ کو نظر ہی نہیں آ رہی تھی کیونکہ وہ تو غائب تھی ارژنگ نے ادھر اُدھر دیکھا ذرا غار میں پیچھے تک بھی گیا پھر جب اسے اطمینان ہو گیا کہ غار میں اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور پھر اتفاق سے گر پڑا ہے تو وہ آگے چل پڑا۔

ماریا دیوار کی اوٹ سے نکل کر پھر اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہوگئی۔

آخر ارژنگ اس جگہ پر آ گیا جہاں سے اس نے زمین کھود کر غار کے

اندر ایک غار بنا لیا تھا یہاں اس نے ایک پتھر اٹھا کر دیوار کے ساتھ
ٹھک ٹھک کیا کسی نے اندر سے بھی اسی طرح پتھر بجا کر ٹھک ٹھک کی
پھر ارژنگ نے آواز دی۔

ورشا باہر آجاؤ۔

اندر سے ورشا نے آواز دے کر پوچھا۔

یہ تم ہو ارژنگ؟

ہاں یہ میں ہوں ارژنگ۔

اس کے ساتھ ہی ورشا نے اندر سے پتھر ہٹایا اور باہر نکل آئی۔
ماریا نے دیکھا کہ ایک ادھیڑ عمر کی عورت ہاتھ میں جلتی ہوئی موم بتی
لیے باہر آ کر کھڑی ہوگئی ہے ورشا نے موم بتی زمین پر رکھ دی غار میں
روشنی ہوگئی ارژنگ نے روٹی نکال کر ورشا کے آگے رکھ دی۔

لو ورشا، کھانا کھا لو کل میں تمہارے لیے بھنا ہوا گوشت لاؤں گا۔

ورشا نے کہا۔

ارژنگ آخر میں کب تک اس غار میں قید رہوں گی میں تو یہاں سے
تنگ آ گئی ہوں خدا کے لئے مجھے اس غار سے نکال کر لے جاؤ۔

ارژنگ نے کہا۔

ورشا، حالات ابھی بہت خراب ہیں شہنشاہ فومانچو کے سپاہی تمہاری
تلاش میں جگہ جگہ چھاپے مار رہے ہیں اگر کسی کو بھی تمہاری بھنک پڑ
گئی تو تمہاری لاش کتوں کے آگے ڈال دی جائے گی عقلمندی اسی میں
ہے کہ جب تک حالات ٹھیک نہیں ہوتے تم اسی جگہ چھپی رہو جوں ہی
مجھے موقع ملا میں اسی وقت تمہیں یہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔

ورشا نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔

جب تک حالات اچھے ہوں گے اس وقت تک میں شاید اسی جگہ دم
گھٹ جانے سے مر جاؤں۔

ارژنگ کہنے لگا۔

باہر بھی تم زندہ نہیں رہ سکو گی باہر بھی موت تمہاری تلاش میں پھر رہی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی جان بچا کر اس غار میں کچھ روز اور چھپی رہو۔

ورشا نے تنگ آ کر کہا۔

اس سے تو یہی بہتر ہے کہ میں باہر نکل کر چین سے فرار ہونے کی کوشش کرو اگر پکڑی جاؤں تو مر جاؤں اور اگر بھاگ جاؤں تو کم از کم اس غار کی زندگی سے تو نجات مل جائے گی۔

ارژنگ بولا۔

باہر موت ہی موت ہے ورشا چین کی سرحدوں کو تم پار نہیں کر سکتیں دیوار چین کے ایک ایک چپے پر سپاہی گشت کر رہے ہیں اور جنگلوں میدانوں اور بستیوں میں بھی فوج کے دستے تمہاری تلاش میں گشت

کرتے پھر رہے ہیں ایک دفعہ تم نے باہر قدم رکھا تو تم فوراً پکڑی جاؤ گی اس لیے میرا مشورہ یہی ہے کہ حالات سدھرنے تک اسی جگہ بیٹھی رہو ورنہ میری طرف سے تم بے شک ابھی چلی جاؤ۔

ورشا نے کہا۔

اگر تم چھپ سکتے ہو اور بھیس بدل کر اس شہر میں دشمنوں کے درمیان رہ سکتے ہو تو میں کیوں نہیں رہ سکتی۔؟

ارژنگ نے کہا۔

میں مرد ہوں ورشا میں سو بھیس بدل سکتا ہوں تم عورت ہو تم نے اگر بھیس بھی بدلا تو پکڑی جاؤ گی۔

ورشا نے پوچھا۔

اچھا اس بات کو چھوڑو میری قسمت میں جو کچھ ہوگا اسے سہہ لوں گی تم یہ بتاؤ کہ تم کیا کر رہے ہو؟ تمہاری سازش کس مقام تک پہنچی ہے؟

ارژنگ نے اچانک ایک طرف دیکھا دراصل اس وقت ماریا نے زور سے اپنا ایک کان کھجایا تھا اور اس کی آواز ارژنگ نے سن لی تھی ورشا نے پوچھا۔

کس کو دیکھنے کی کوشش کر رہے ہو؟

ارژنگ بولا۔

مجھے شبہ ہے کہ ہمارے علاوہ بھی اس غار میں کوئی ہے ورشا حیرانی سے بولی۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔؟

ارژنگ نے کہا۔

ہاں ورشا اس سے پہلے جب میں تمہارے پاس آ رہا تھا تو میرے پیچھے ایک پتھر گرا تھا میں نے دیکھا تو کوئی نہیں تھا اب ایسے لگتا ہے جیسے مجھے کسی کے کپڑوں کے گھسنے کی آوازیں آئی ہیں۔

ورشا بولی۔

اگر باہر سے غار کا منہ بند تھا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اندر کوئی آ جائے کیا غار کا منہ بند تھا؟ جھاڑیاں اور پتھر اسی طرح لگے ہوئے تھے؟

ارژنگ نے سوچ کر کہا۔

کبھی لگتا ہے کہ غار کا منہ اسی طرح بند تھا جس طرح کہ میں بند کر کے گیا تھا اور کسی وقت شک پڑتا ہے کہ جھاڑیاں ایک جگہ سے ہلی ہوئی تھیں۔

ورشا نے کہا۔

ہائے میں مر گئی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو اگر کسی نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو میں تو مر جاؤں گی پھر تو مجھے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی دشمن کے سپاہی بڑے آرام سے مجھے پکڑ کر لے جائیں گے۔

ارژنگ نے کہا۔

میں اٹھ کر ذرا اپنا اطمینان کر لوں۔

ارژنگ اٹھ کر ادھر اُدھر ٹٹولنے اور دیکھنے لگا موم بتی اس نے ایک ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی ماریا پر مصیبت آ گئی وہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہونے لگی اسے یہ بھی ڈر تھا کہ کہیں اس کے لگنے سے کوئی پتھر نہ گر پڑے کہیں کوئی آواز پیدا نہ ہو جدھر ارژنگ موم بتی لے کر جاتا وہ دوسری طرف ہو جاتی وہ اگر چاہتی تو پتھر مار کر اسے گرا سکتی تھی مگر وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ کون لوگ ہیں ورشا نام کی عورت اس غار میں کیوں چھپی ہوئی ہے اور وہ لوگ کس کے خلاف سازش کر رہے ہیں اور بادشاہ کی فوج ورشا کے پیچھے کیوں لگی ہوئی ہے۔

آخر جب ارژنگ نے غار کو خوب اچھی طرح سے ٹٹول کر دیکھ لیا اور جب اسے اطمینان ہو گیا کہ وہاں کوئی دوسرا آدمی موجود نہیں ہے تو

وہ ورشا کے پاس آ کر بیٹھ گیا اس نے موم بتی پتھروں پر رکھ دی ورشا کی بھی جان میں جان آئی۔

میرا وہم تھا ورشا یہاں ہمارے سوا اور کوئی نہیں ہے تم آرام سے کھانا کھاؤ۔

شکر ہے دیوتاؤں کا میری تو تم نے یہ کہہ کر جان ہی نکال دی تھی کہ غار میں کوئی اور آدمی بھی موجود ہے ارژنگ نے کہا۔

میں بھی حیران تھا کہ مجھے ایسا خیال کیوں کر آیا یہاں تو ہمارے سوا اور کوئی بھی نہیں آ سکتا۔

ورشا آرام سے روٹی کھانے لگی کھانا کھانے کے بعد دودھ پی کر اس نے ارژنگ سے پوچھا۔

اچھا اب بتاؤ کہ تم نے ولی عہد کے خلاف اب کون سی سازش کی ہے؟

ارژنگ نے کہا۔

یہ میں تمہیں تمہارے کان میں بتاؤں گا کیوں کہ اگر چہ میں نے غار
میں ہر طرح سے اطمینان کرلیا ہے لیکن پھر بھی میں شکی مزاج آدمی
ہوں میں سرگوشی میں بات کروں گا لاؤ اپنا کان ادھر لاؤ۔

ورشا نے کان ارژنگ کے قریب کیا ارژنگ نے اس کے کان میں
بانسری والا سارا قصہ بیان کردیا ماریا جھٹ جھک کر ان کے قریب ہو
گئی مگر وہ سوائے بانسری کے لفظ کے اور کچھ نہ سن سکی اس کے قریب
آتے ہی ارژنگ نے ماریا کے سانس کو اپنے چہرے پر محسوس کیا اس
نے تڑپ کر پوچھا۔

ورشا یہ تم سانس لے رہی ہو۔

ورشا نے کہا۔

ہاں میں ہی سانس لے رہی ہوں بھلا اگر میں سانس نہ لوں تو زندہ
کیسے رہوں گی۔

ارژنگ نے کہا۔

لیکن تمہارا سانس مجھے اپنے کان کے قریب کیوں محسوس ہوا ہے؟

ورشا ہنس پڑی۔

تم پاگل ہوگئے ہو حالاں کہ غار کی قید میں میں رہی ہوں اور دماغ
تمہارا خراب ہوگیا ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک ہی وقت میں دو
جگہوں پر سانس لے رہی ہوں گی۔؟

ارژنگ نے کہا۔

کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ کیا ہے حالاں کہ میں نے صاف صاف کسی
کا سانس اپنے گال پر مس ہوتا محسوس کیا تھا۔

ورشا نے کہا۔

تم آج ہی جا کر کسی حکیم سے اپنے دماغ کا علاج کراؤ۔ بہر حال میں
نے سب کچھ سن لیا ہے میں تمہاری سازش کے بارے میں بڑی خوش

ہوں اور تمہارے دماغ کی داد دیتی ہوں تم نے واقعی بڑی سمجھداری
سے کام لیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس دفعہ ہم اپنی سازش میں ناکام
نہیں رہیں گے اور اپنے دشمن کا گلا گھونٹ دیں گے۔

ارژنگ نے کہا۔

ضرور ضرور بانسری ہمارے لئے بڑا کام کرے گی بانسری کی سازش
بڑی کامیاب ہو کر رہے گی۔

ورشا نے پوچھا۔

کیا یہ تمہارا خیال تھا۔؟

ارژنگ بولا۔

تو اور کس کا۔؟ تم مجھے کیا سمجھتی ہو میں ایک انتہائی عقل منداور چالاک
آدمی ہوں۔

ورشا نے کہا۔

یہ تو میں بھی جانتی ہوں کہ تم ایک چالاک آدمی ہو، لیکن عقل مند بھی ہو
گے اس کے بارے میں مجھے شبہ ہے۔

ارژنگ کہنے لگا۔

تم مجھ سے جلتی ہو۔

ورشا بولی

اگر تم عقلمند ہوتے تو یہ کبھی شک نہ کرتے کہ اس غار میں کوئی اور بھی
ہے یا یہ کہ تمہارے قریب آکر کوئی سانس لے رہا ہے۔

ارژنگ نے گہرا سانس لے کر کہا۔

ورشا، میں تمہیں جھوٹ نہیں کہہ رہا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے
خود کسی کے سانس کو اپنے چہرے پر محسوس کیا ہے۔

ورشا زور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

تم جاگتے ہوئے بھی خواب دیکھتے ہو۔

ارژ نگ نے کہا۔

نہیں ورشا میں خواب نہیں دیکھ رہا میں تمہیں سچ کہہ رہا ہوں میں نے کسی کے سانس کو محسوس کیا تھا۔

یہ تمہارا وہم تھا۔

ہوسکتا ہے میرا وہم ہو۔

ماریا بڑی حیران ہوئی کہ یہ شخص جس کا نام ارژ نگ تھا کس قدر چالاک آدمی ہے اپنی بات پر اڑا ہوا ہے اگر چہ وہ ٹھیک کہہ رہا ہے اور اس نے واقعی اپنے چہرے پر ماریا کے سانس کو ٹھیک محسوس کیا تھا ماریا اس کے بالکل قریب جھک کر باتیں سننے کی کوشش کر رہی تھی مگر حیران وہ اس بات پر تھی کہ ارژ نگ کس قدر ثابت قدمی سے اپنی بات پر اڑا ہوا تھا وہ اس کی عیاری پر بڑی حیران ہوئی۔

ارژ نگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا اب میں چلتا ہوں تم آرام کرو۔

اگر غار کے اندر قید میں پڑے رہنے کو تم آرام کہتے ہو تو میں آرام کرتی ہوں۔

تم موت کے منہ سے دامن بچا کر یہاں لیٹی رہو ورشا، باہر موت تمہاری راہ دیکھ رہی ہے اس زندگی کو غنیمت جانو اور چپ چاپ پڑی رہو۔

اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتی ہوں۔

میں کل پھر آؤں گا۔

اتنا کہہ ارژ نگ اٹھا ورشا موم بتی لے کر غار کے اندر چلی گئی غار کے اندر جا کر اس نے غار کے منہ کو اندر سے پتھر رکھ کر بند کر دیا ارژ نگ نے باہر سے بھی پتھر لگا دیا پھر وہ غار سے باہر نکل گیا باہر سے اس نے بھی غار کے منہ پر پتھر اور جھاڑیاں چپکا دیں۔

تہہ خانے سے فرار

غار میں ماریا اکیلی رہ گئی۔

غار کے اندر جو غار تھا اس میں ورشا بڑے آرام سے لیٹی ہوئی تھی ماریا خاموشی سے ایک طرف پتھروں پر بیٹھ گئی وہ سوچنے لگی کہ کیا کرے اسے ان دونوں کی باتوں سے اتنا تو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ شہنشاہ چین کے خلاف کوئی خوفناک سازش کر رہے ہیں مگر وہ سازش کیا ہے اس کے بارے میں ماریا کو کچھ معلوم نہ تھا ارژنگ اور ورشا نے سرگوشی میں جو بات کی تھی اس میں ماریا نے صرف بانسری کا ایک لفظ سنا تھا بانسری کو وہ شہنشاہ کے خلاف کس طرح استعمال کر رہے تھے ماریا بے

خبر تھی اس نے یہ بھی سوچا کہ ہو سکتا ہے یہ لوگ ولی عہد شہزادے کو اغوا یا قتل کرنے کے بارے میں کھچڑی پکا رہے ہوں سوال یہ تھا کہ اگر ماریا بادشاہ یا ملکہ کو سازش سے باخبر بھی کرے تو کیا ہو گا ظاہر ہے ولی عہد کو تو پہلے بھی بڑی احتیاط، حفاظت اور کڑے پہرے میں رکھا گیا ہو گا جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ سازش کس قسم کی ہو رہی ہے ملکہ یا بادشاہ کو آگاہ کرنا بے کار تھا۔

اگر ماریا بادشاہ کو ولی عہد کے خلاف ہونے والی سازش سے آگاہ بھی کر دے تو زیادہ سے زیادہ وہ یہی کرے گا کہ ولی عہد کی حفاظت کے انتظامات زیادہ سخت کر دے گا اصل سراغ تو اس بات کا لگانا چاہیے کہ یہ سازش کیوں ہو رہی ہے؟ کہاں ہو رہی ہے کون کون اس میں شامل ہے اور اس خطرناک اور قاتل منصوبے پر کب سے عمل شروع ہو رہا ہے ماریا غار میں پتھر کے اوپر بیٹھی یہی سوچتے سوچتے اونگھنے لگی

وہ سو گئی کچھ دیر سونے کے بعد اس کی آنکھ کھل گئی اس نے دیکھا ورشا
غار کے اندر میں سے موم بتی ہاتھ میں لیے باہر نکل رہی تھی ماریا بڑی
حیرت سے اسے تکنے لگی۔

ورشا نے باہر آ کر موم بتی ایک پتھر پر رکھ دی اور اس کے بعد کچھ تلاش
کرنے لگی کچھ دیر ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد اس نے موم بتی اٹھائی
اور دوبارہ تہہ خانے میں چلی گئی ماریا حیرانی تھی کہ وہ کیا چیز ڈھونڈنے
باہر آئی تھی ماریا نے سوچا کہ کیوں نہ وہ اس عورت کو قابو کر کے اس
سے اصلیت جان لے یہ عورت بڑی آسانی سے اس کے قابو میں آ
سکتی تھی پھر اس نے سوچا کہ یہ بڑی مکار عورت ہے ہوسکتا ہے کہ اس
کے پاس کوئی مہلک ہتھیار بھی موجود ہو۔

ماریا ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ غار کے دروازے پر کسی نے ٹھک ٹھک
کی کسی نے باہر سے غار کے منہ پر رکھا ہوا پتھر ہٹا دیا ماریا نے دیکھا

باہر دن نکل آیا تھا وہ ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی وہی آدمی یعنی
ارژنگ پھر سے اندر آرہا تھا وہ گھبرایا ہوا تھا اس نے غار میں آتے ہی
اندر سے دہانے پر پتھر رکھا اور تہہ خانے کے پاس آ کر ورشا کو آواز دی

ورشا، ورشا۔

ورشا بڑی تیزی سے تہہ خانے میں سے باہر نکل آئی کیا بات ہے
ارژنگ۔

ارژنگ نے کہا۔

غضب ہو گیا ورشا میرے خاص جاسوس نے خبر دی ہے کہ بادشاہ کو
اس رہائش گاہ کا پتہ چل گیا ہے اور سپاہی تمہیں تلاش کرنے کے لئے
محل سے نکل کر ادھر کو دوڑے چلے آ رہے ہے جتنی جلدی ہو سکے
یہاں سے نکل چلو۔

ورشا گھبرا گئی۔

ورشا نے کہا بڑی بری بات ہوئی جہاں سے نکل کر میں کہاں جاؤں گی
ارژنگ بولا۔

تم جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ بعد میں دیکھ لیں گے تم اس وقت
یہاں سے نکلو اور اسی وقت ورشا ارژنگ کے ساتھ غار سے باہر نکل
آئی ماریا بھی ان کے پیچھے پیچھے باہر آ گئی ارژنگ نے ورشا کو گھوڑے
پر بٹھایا اور گھوڑے کو ایڑ لگا کر ایک طرف دوڑ پڑا ماریا بھی گھوڑے پر
سوار ہوئی اور ارژنگ کے گھوڑے کے عقب میں چل پڑی ابھی وہ
نگاہوں سے اوجھل ہی ہوئے تھے کہ فوج کا ایک دستہ غار کے سامنے
آن موجود ہوا انہوں نے غار کے باہر گھیرا ڈال دیا دس بارہ سپاہی
تلواریں نکال کر غار کے اندر چلے گئے انہوں نے غار کا ایک ایک کونا
چھان مارا مگر ورشا وہاں ہوتی تو انہیں ملتی۔

فوج ناکام ہو کر واپس چلی گئی۔

اس وقت ارژنگ ورشا کو لے کر شہر کی حدود سے کافی دور نکل چکا
تھا۔ ماریا نے بھی ان کے پیچھے پیچھے اپنا گھوڑا لگا رکھا تھا وہ یہ معلوم کرنا
چاہتی تھی کہ یہ دونوں کہاں جا کر چھپتے ہیں اور ولی عہد کے خلاف اب
کون سی سازش تیار کر رہے ہیں دن چڑھ آیا میدانوں اور ارد گرد کے
اونچے اونچے ٹیلوں پر سفید دھوپ خوب چمک رہی تھی ارژنگ ورشا کو
لیے گھوڑا دوڑائے چلا جا رہا تھا ماریا بھی پیچھے پیچھے جا رہی تھی اسی
طرح دوڑتے دوڑتے انہیں دوپہر گزر گئی اب وہ ایک چٹیل میدان کو
عبور کر کے ایک ایسے علاقے میں آ گئے تھے جہاں جگہ جگہ بیشمار چیڑھ
کے درخت اُگے ہوئے تھے۔

ارژنگ ایک جگہ چھوٹی سی ندی کے کنارے رک گیا اس نے نیچے اتر
کر ورشا کو بھی گھوڑے سے اتارا ندی کنارے جھک کر دونوں نے
پانی پیا گھوڑے نے بھی پانی پیا اور گھاس چرنے لگا ارژنگ اور ورشا

پاؤں پھیلا کر گھاس پر پتھروں پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئے ماریا نے درختوں
کے پیچھے گھوڑا باندھا اس کے آگے گھاس ڈالا اسے پانی پلایا اور چھپ
کر دونوں کو دیکھنے لگی۔

پراسرار کھنڈر

ارژنگ اور ورشا کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہاں سے روانہ ہو گئے۔
ماریا بھی گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پیچھے چل پڑی ایک بار تو اسے
خیال بھی آیا کہ یوں کسی کے پیچھے ماری ماری پھرتی رہے پھر اس نے

سوچا کہ یہ ایک ولی عہد شہزادے کی زندگی اور موت کا معاملہ تھا خدا
نے ایک مدت بعد ملکہ چین کی سنی تھی اس کے گھر ولی عہد پیدا ہوا تھا
اور اس کے دن پھرے تھے فوما نچو ایسا ظالم بادشاہ اس کی دل جوئی
کرنے لگا تھا اگر شہزادے کو کچھ ہو گیا تو ملکہ کی زندگی بھی ختم ہو جائے
گی اس لیے ضروری تھا کہ وہ جہاں تک ممکن ہو سکے شہزادے کی زندگی
کی حفاظت کرتی۔

مگر ورشا اور ارژنگ چلے جا رہے تھے ایک جگہ دریا آ گیا ماریا نے
سوچا کہ یہ لوگ دریا کو کس طرح عبور کریں گے کیوں کہ دریا کے اوپر
کسی جگہ بھی کوئی پل نہیں تھا مگر وہ دریا کے پار نہیں جانا چاہتے تھے
دریا کنارے خشک چٹانوں کے پیچھے نشیب میں کسی پرانی سرائے کے
کھنڈر تھے ماریا سرائے کے ان کھنڈروں کو پہلی بار دیکھ رہی تھی ورشا
اور ارژنگ گھوڑوں سے اتر کر اس کھنڈر میں داخل ہو گئے اب وہ اس

کی نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے ماریا بھی وہاں پہنچ کر رک گئی اس
نے خیال کیا کہ ظاہر ہے یہ لوگ اس سرائے کے پرانے اور ٹوٹے
پھوٹے کھنڈر سے باہر تو ہرگز نہیں جائیں گے وگرنہ وہ ادھر آ کر
گھوڑوں سے کیوں اتر جاتے چنانچہ اس نے ایک جگہ اپنا گھوڑا باندھ
دیا اور سرائے کے کھنڈر میں داخل ہو گئی۔

یہ اگرچہ کوئی پرانی سرائے تھی مگر کسی زمانے میں بڑی عالی شان
سرائے رہ چکی ہو گی اس کے کھنڈر بتا رہے تھے کہ یہ پہلے وقتوں میں
بڑی عظیم الشان سرائے تھی اس کی چار دیواری ڈھے گئی تھی ستون
برآمدوں میں گرے ہوئے تھے دیواروں میں شگاف پڑ چکے تھے اکثر
کمروں کی چھتیں ٹیڑھی ہو گئی تھیں۔

ماریا بڑی حیران تھی کہ ارژنگ اور رورشا سرائے کے کھنڈروں میں آ کر
کہاں گم ہو گئے وہ انہیں تلاش کرنے لگی ایک جگہ اسے ارژنگ کا

گھوڑا بندھا ہوا نظر آیا وہ ایک دیوار کی محراب میں کھڑا جھاڑیوں میں
منہ مار رہا تھا مگر ارژنگ اور رورشا غائب تھے وہ کچھ پریشان سی ہو گئی
کہ وہ لوگ کہاں چلے گئے ماریا نے ان کو ڈھونڈنا شروع کر دیا وہاں
سناٹا چھایا ہوا تھا معلوم ہوتا تھا کہ ادھر برسوں سے کسی انسان کا گزر
نہیں ہوا وہ سوچنے لگی کہ یا خدا دونوں کو زمین کھا گئی کہ آسمان نگل گیا
آخر وہ دونوں کہاں غائب ہو گئے کسی طرف سے کسی انسان کے چلنے
کھانسنے یا بات کرنے کی آواز تک نہیں آ رہی تھی وہ کھنڈروں میں گھوم
پھر کر پھر اسی جگہ جاتی آخر وہ تھک ہار کر ایک جگہ بیٹھ گئی۔

صاف ظاہر تھا کہ ارژنگ ورشا کو کسی تہہ خانے کے اندر لے گیا ہے
اس تہہ خانے کا سراغ کیسے لگایا جائے یہ کس طرح معلوم کیا جائے کہ
تہہ خانہ کہاں ہے اس کا دروازہ کہاں ہے ماریا نے پھر اٹھ کر تہہ خانے
کے دروازے کو تلاش کرنا شروع کر دیا اچانک اس کے کانوں میں

ارژنگ کے کھانسنے کی آواز آئی اس نے کان لگا کر سنا آواز ایک جگہ زمین کے اندر سے آرہی تھی ماریا نے زمین کے ساتھ کان لگا دیے اب اسے ارژنگ کے باتیں کرنے کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ دونوں اس جگہ زمین کے اندر کسی تہہ خانے میں موجود تھے ماریا ادھر اُدھر تہہ خانے کا دہانہ ڈھونڈنے لگی کمال کی بات یہ تھی کہ اس نے چپہ چپہ چھان مارا مگر اسے کہیں بھی تہہ خانے کا دروازہ دکھائی نہ دیا حالانکہ وہ وہیں کسی جگہ موجود تھا مجبوراً ناکام ہو کر ماریا ارژنگ کے گھوڑے کے پاس بیٹھ گئی کہ کب ارژنگ تہہ خانے سے باہر آتا ہے۔

دیر تک وہ انتظار کرتی رہی کوئی باہر نہ آیا ماریا تنگ آگئی اس نے پرانی جگہ پر جا کر ایک بار پھر زمین کے ساتھ کان لگا کر آواز سننے کی کوشش کی مگر اس دفعہ آواز بھی نہیں آرہی تھی وہ نا امید ہو کر واپس گھوڑے

کے پاس آ ہی رہی تھی کہ اس نے ارژنگ کو اینٹوں کے ایک ڈھیر کے پیچھے سے نکلتے دیکھا تو گویا تہہ خانے کا دروازہ اس ڈھیر کے آس پاس کہیں تھا ارژنگ اکیلا تھا وہ ورشا کو تہہ خانے میں چھوڑ آیا تھا ماریا تہہ خانے کی تلاش میں جانے ہی والی تھی کہ اسے خیال آیا کہ کیوں نہ وہ ارژنگ کے مکان کا پتہ چلائے تہہ خانے کا سراغ تو مل ہی گیا ہے اور وہ یہاں کسی وقت بھی آسکتی ہے لیکن ارژنگ کہاں رہتا ہے یہ اسے معلوم نہیں۔

ارژنگ اس عرصے میں گھوڑے پر سوار ہو کر واپس شہر کی طرف چل پڑا تھا ماریا بھی گھوڑے پر سوار ہوئی اور شہر کی طرف روانہ ہو گئی کافی دیر کی گھوڑ سواری کے بعد وہ شہر میں داخل ہو گئے ماریا برابر ارژنگ کا پیچھا کر رہی تھی ارژنگ شہر کے بازاروں میں سے ہوتا ہوا ایک چھوٹے سے چھتے ہوئے تنگ بازار میں آ گیا ماریا بھی اس کے ساتھ ساتھ لگی

رہی اسی تنگ بازار میں ارژنگ کی دکان تھی جس کے پیچھے اس کا مکان بھی تھا۔

اپنی دکان کی ڈیوڑھی میں آکر ارژنگ گھوڑے سے اتر پڑا نوکر نے اس کا گھوڑا تھام لیا ارژنگ مکان کے اندر آ گیا۔

ماریا کے لئے اب یہ پریشانی تھی کہ وہ گھوڑا کہاں باندھے پھر اس نے ارژنگ کے مکان میں داخل ہونے کا خیال چھوڑ دیا اس نے مکان تو دیکھ ہی لیا تھا چنانچہ وہ واپس پرانی سرائے والے تہہ خانے کی طرف چل پڑی شہر سے باہر نکلتے ہی اس نے سوچا کہ وہ رات کہاں کھنڈروں میں بھٹکتی پھرے گی کیوں نہ کسی جگہ رات بھر کے لئے ٹھہر جائے صبح ہونے پر وہ پھر کھنڈر میں چلی جائے گی۔

اب وہی پرانا، بلکہ ہر رات والا سوال سامنے تھا کہ رات کہاں اور کس جگہ بسر کی جائے شہر میں شام کی روشنیاں جھلملانے لگی تھیں رات کی

آمد آمد تھی ماریا کو بھوک بھی لگ رہی تھی مکانوں کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے بھنی ہوئی مچھلی کی خوشبو آ رہی تھیں۔

ایک بہت خوب صورت مکان کے پاس جا کر وہ رک گئی اسے پچھ اس قسم کا مکان چاہیے تھا جس کے باغ میں وہ اپنے گھوڑے کو باندھ کر چھپا سکے لوگ اس کا گھوڑا اچرا کر لے جاتے تھے یہ مکان کسی امیر آدمی کا آدمی کا مکان معلوم ہوتا تھا چار دیواری کے اندر بڑا خوب صورت اور گنجان درختوں والا باغ تھا ماریا گھوڑے پر سوار ایک ایک قدم گھوڑے کو چلاتی باغ کی چار دیواری میں آ گئی یہاں بہت سی اونچی اونچی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں ماریا نے ایک جگہ گھوڑے کو باندھ دیا اور خود مکان کے بڑے دروازے کی طرف آ گئی۔

دروازہ کافی بڑا تھا اور اس کا ایک چھوٹا دروازہ بھی تھا ماریا نے دروازے پر زور زور سے ہاتھ مارا اور پرے ہٹ کر کھڑی ہو گئی ایک

موٹے تازے پھولے ہوئے پیٹ والے چوکیدار نے جلدی سے دروازہ کھولا اور باہر اپنی فٹ بال جیسی گردن نکال کر تلخ آواز میں بولا۔

کون بدتمیز دروازہ توڑ رہا ہے۔

ماریا نے کوئی جواب نہ دیا اس کا خیال تھا کہ دروازہ کھلنے پر اسے اتنی جگہ ضرور مل جائے گی کہ وہ اندر داخل ہو سکے مگر یہ چوکیدار اتنا موٹا تھا کہ اس نے کوئی جگہ ہی نہ چھوڑی تھی اتنے میں چوکیدار نے تڑاخ سے دروازہ بند کر دیا ماریا نے دوبارا آ کر دروازے پر زور سے ہاتھ مارا چوکیدار نے اس دفعہ بڑے غصے سے سر باہر نکالا اور تڑپ کر بولا۔

کہاں ہو تم بدتمیز کے بچے۔؟

ماریا کو بڑا غصہ آیا کہ یہ موٹا بدتمیز چوکیدار امیر مالک کا بگڑا ہوا ملازم ہے اور اسے خواہ مخواہ گالی دے رہا ہے اسے ضرور مزا چکھانا چاہیے اس

نے قریب جا کر بڑے زور سے موٹے چوکیدار کے سر پر چپت لگا دی چوکیدار تو بھونچکا سا ہو کر رہ گیا کہ یہ چپت کس نے ماری ہے؟ ابھی وہ سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ ماریا نے اسے گردن سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا چوکیدار اوندھے منہ زمین پر گر پڑا ماریا دروازے میں سے اندر داخل ہو گئی چوکیدار کپڑے جھاڑ کر زمین پر سے اٹھا اور پریشان ہو کر دائیں بائیں دیکھنے لگا کہ یہ کون جن بھوت تھا جس نے اسے کھینچ کر باہر لا پھینکا وہ گھبرا کر جلدی سے مکان کے اندر آ گیا اور دروازہ زور سے بند کر دیا مگر اس عرصے میں ماریا مکان کے اندر داخل ہو چکی تھی۔

ماریا ایک خوبصورت کمرے کے دروازے پر آ کر رک گئی یہ دروازہ بھی اندر سے بند تھا اتنے میں ایک نوکر انگوروں اور نارنگیوں سے بھرا ہوا طشت لے کر آیا اور دروازے کی رسی کھینچنے لگا رسی کے کھینچتے ہی دروازہ اندر سے اپنے آپ کھل گیا نوکر اندر داخل ہو گیا۔

ماریا بھی اس کے ساتھ ساتھ اندر چلی گئی اس کمرے میں ایک بھینس جیسی گردن والی موٹی عورت میز پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی کئی نوکرانیاں اس کی خدمت کر رہی تھیں کوئی اسے چمچ دے رہی تھی کوئی سالن پر نمک چھڑک رہی تھی کوئی اسے پنکھا جھیل رہی تھی موٹی عورت دھڑا دھڑ کھانا کھائے جا رہی تھی ماریا کو تو پہلے ہی بڑی بھوک لگی تھی اس عورت کو وحشیوں کی طرح کھانا کھاتے دیکھ کر اس کی بھوک بھی تیز ہو گئی وہ چپکے سے میز کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھالیوں میں بھنا ہوا گوشت پڑا تھا موٹی عورت ایک ایک کر کے تھالیوں کا گوشت ہڑپ کر رہی تھی۔

وہ ایک پلیٹ میں سے بطخ کی ٹانگ اٹھانے لگی ماریا نے ہاتھ آگے بڑھا کر پہلے ٹانگ اٹھا لی اس کے ہاتھ میں آتے ہی بطخ کی ٹانگ غائب ہو گئی موٹی عورت نے ذرا غور سے پلیٹ میں دیکھا پھر سر

جھٹک کر دوسری بوٹی اٹھالی وہ تیسری پلیٹ میں سے تیتر کی گردن اٹھانے لگی تو ماریا نے آگے بڑھ کر اسے بھی اٹھا لیا تیتر کی گردن بھی غائب ہو گئی اب تو موٹی عورت بڑی پریشان ہوئی کہ آخر قصہ کہانی کیا ہے یہ بار بار بوٹیاں کہاں گم ہو رہی ہیں اس نے چوتھی بار ایک تھالی میں سے گوشت کی بوٹی اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ماریا نے وہ بوٹی بھی اٹھا لی موٹی عورت نے غراتے ہوئے کہا۔

حرامی نوکرانیو، یہ میری بوٹیاں کون اٹھا کر لے جا رہا ہے؟ نوکرانیاں تو پریشان ہو کر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگیں موٹی عورت کو ایک نوکرانی پر شبہ تھا کہ وہی اس کی تھالی میں سے بوٹی اچک کر لے جاتی ہے موٹی عورت نے اس نوکرانی کو مارنا شروع کر دیا وہ چھڑی سے کھال ادھیڑنے لگی نوکرانی کی چیخیں نکل گئیں ماریا کو سخت غصہ آیا اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر موٹی عورت سے چھڑی چھین لی اور دھڑا دھڑ اسے

پیٹنا شروع کر دیا موٹی عورت کا جسم تو آرام کر کے اور اعلیٰ کھانے کھا کر نرم و نازک ہو چکا تھا اس کے بدن پر جو چھڑی پڑی تو اس کی تو چیخ نکل گئی چھڑی نظر نہیں آ رہی تھی مارنے والی بھی نظر نہیں آ رہی تھی مگر موٹی عورت کی خوب مرمت ہو رہی تھی اس نے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیا۔

تمام نوکرانیاں دہشت زدہ تھیں کہ آخر اسے چھڑی سے کون مار رہا ہے دوسرے کمروں سے اور لوگ بھی وہاں آ گئے مگر کسی کو پتہ نہ چل سکا کہ اسے پیٹ کون رہا تھا ماریا نے چھڑی پھینک دی موٹی عورت کا برا حال ہو رہا تھا لوگ اسے اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے گئے جہاں اس کا شاندار نرم نرم بستر بچھا ہوا تھا اسے بستر پر لٹا دیا گیا موٹی عورت بے ہوش ہو چکی تھی ماریا بھی اس کے ساتھ ہی کمرے میں آ گئی یہ کمرہ بڑا پر سکون تھا بستر بھی بڑا نرم نرم تھا ماریا کا دل چاہا کہ رات اسی بستر پر

لیٹ کر آرام کرنا چاہیے ایک عرصے سے اسے اس قسم کا آرام دہ بستر نصیب نہیں ہوا تھا۔

ماریا نے پاؤں سے جوتی نکال کر موٹی عورت کے بدن پر مارنا شروع کر دی وہ تو پھر بلبلا اٹھی نوکرانیاں بھاگی بھاگی آئیں تو ماریا پرے ہو کر کھڑی ہو گئی موٹی عورت نے کہا۔

یہاں ضرور کوئی بھوت آ گیا ہے دیوتا کے لئے مجھے یہاں سے لے چلو اس کمرے میں نہیں ٹھہر سکتی۔

ایک بزرگ عورت نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

بیٹی وانگ، یہ تمہارا وہم ہے یہاں کوئی بھوت نہیں رہتا تم آرام کرو اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرو۔

موٹی عورت بولی۔

چچی، میں سچ کہتی ہوں یہاں ضرور کوئی بھوت ہے۔

قاتل کی تلاش

بیٹی سونے کی کوشش کرو تمہیں ابھی نیند آ جائے گی اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔

موٹی عورت نے آنکھیں بند کر لیں اور سونے کی کوشش کرنے لگی اسے سوتا دیکھ کر وہ عورتیں وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئیں ماریا نے سوچا کہ اس کی آرام دہ بستر پر سونے کی خواہش تو پوری نہ ہوئی یہ کم بخت موٹی عورت تو سونے کی تیاریاں کر رہی ہے ماریا نے اب کے کیا کیا کہ تپائی پر رکھا ہوا پانی کا گلاس اٹھایا اور موٹی عورت کے منہ پر ڈال دیا وہ تو ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور کھانسنے لگی سارا پانی اس کے کھلے منہ میں سے حلق میں چلا گیا تھا وہ شور مچانے لگی ماریا نے پیچھے سے آکر اس کے سر پر زور سے دو ہتڑ ماری اور وہ پلنگ پر سے لڑھک کر فرش پر گر گئی۔

ہائے میں مر گئی............ ہائے میں مر گئی....... مجھے بچاؤ مجھے

میں یہاں نہیں رہوں گی۔

اور یہ کہہ کر موٹی عورت کمرے میں سے بھاگ کر باہر نکل گئی ماریا نے خدا کا شکر ادا کیا وہ یہی چاہتی تھی اس کے جاتے ہی ماریا نے اندر سے کمرے کی کنڈی چڑھائی اور بستر پر آرام سے لیٹ گئی اچانک کسی نے دروازے کو اندر کی طرف دھکیلا! ماریا نے اٹھ کر کنڈی کھول دی وہی نوکرانی اندر آئی جسے ماریا نے بچایا تھا۔ ماریا نے کہا۔

میرے لئے دودھ سے بھرا ہو جگ لاؤ میں نے تمہیں موٹی مالکن کی مار سے بچایا تھا میں ایک نیک دل روح ہوں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی میرے لئے دودھ لے آؤ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔

قاتل کی تلاش

نوکرانی چونک پڑی کہ کدھر سے آواز آ رہی ہے۔

ماریا نے اسے ایک بار پھر تسلی دی کہ وہ گھبرائے نہیں اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس پر عمل کرے نوکرانی کو کچھ حوصلہ ہوا اور وہ سر جھکا کر باہر نکل گئی تھوڑی دیر بعد وہ دودھ لے کر واپس کمرے میں آ گئی ماریا نے کہا۔

دودھ کا پیالہ تپائی پر رکھ دو۔

ماریا کا خیال تھا کہ اگر اس نے نوکرانی کے ہاتھ سے پیالہ لیا تو وہ ڈر جائے گی کیونکہ پیالہ ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو جاتا

نوکرانی نے دودھ تپائی پر رکھ دیا ماریا نے دودھ پی کر پیالہ واپس تپائی

پر رکھ دیا اور کہا۔

یہاں بیٹھ جاؤ یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیا کرتی ہو۔؟

نوکرانی فرش پر پلنگ کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی وہ حیران تھی کہ بستر پر کوئی عورت بیٹھی بھی ہے اور دکھائی بھی نہیں دے رہی مگر ماریا کی پیار بھری باتوں سے اس کے اندر حوصلہ پیدا کر دیا تھا۔

نوکرانی نے کہا۔

اے نیک روح میں ایک غمزدہ عورت ہوں میری ساری عمر اس مالکن کی خدمت کرتے گزر گئی ہے مگر مجھے یہاں سے سوائے سوکھی روٹی کے اور کچھ نہیں ملا اب میری بیٹی جوان ہو گئی ہے وہ گاؤں میں ہے مجھے اس کی شادی کرنی ہے مگر میرے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں کہ میں خرچ کر سکوں۔

ماریا نے پوچھا۔

تمہیں کتنی رقم چاہیے۔؟

نوکرانی نے کہا۔

اگر دس ہزار سکے ہوں تو میں اپنی بیٹی کی شادی کر کے اس فرض کو پورا کر سکتی ہوں مگر نہ کبھی اتنے پیسے میرے پاس ہوئے ہیں اور نہ کبھی میری بچی کا بیاہ ہو گا۔

ماریا نے کہا۔

تم فکر مت کرو بہن میں تمہاری مدد کروں گی۔

اے نیک دل روح اگر تم میری کچھ مدد کر سکو تو میں تمہارا یہ احسان عمر بھر نہیں بھولوں گی۔

ماریا کہنے لگی۔

میں کل صبح تمہیں یہ رقم ادا کر دوں گی پھر تم گاؤں جا کر اپنی بیٹی کی شادی کر لینا۔

نوکرانی ماریا کو دعائیں دیتی ہوئی چلی گئی ماریا کو سخت نیند آرہی تھی وہ سوگئی، وہ ساری رات بڑی آرام سے سوئی رہی........صبح سویرے اس کی آنکھ کھل گئی کیونکہ باہر باغ میں مرغے بانگیں دے رہے تھے اس نے اٹھ کر پہلا کام یہ کیا کہ اپنے کمرے سے نکل کر سیدھی موٹی مالکن کے کمرے میں پہنچ گئی موٹی عورت بڑے مزے سے سو رہی تھی ماریا نے جاتے ہی اس کی ٹانگ پکڑ کر زور سے کھینچی موٹی عورت ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی ماریا نے ڈراؤنی آواز بنا کر کہا۔

سن اے سنگ دل موٹی عورت میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گی میں تمہارا خون لے کر ہی یہاں سے جاؤں گی مجھے بھوتوں نے کہا ہے کہ تمہارے خون کا پیالہ بھر کر لاؤں اب تو اپنا خون دینے کے لئے تیار ہو جا۔

موٹی عورت کی تو جان ہی نکل گئی اس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

مجھ پر رحم کرو میری جان نہ نکالو میں مر جاؤں گی میں مرنا نہیں چاہتی۔

ماریا نے کہا۔

نہیں نہیں، تجھے مرنا ہی ہوگا میں تیرا خون لینے آئی ہوں، تجھے اپنا خون دینا ہی ہوگا اگر تو نے انکار کیا تو میں دنیا کا سب سے زہریلا سانپ تیرے بستر پر چھوڑ دوں گی جو تجھے ڈس کے ایک پل میں مار ڈالے گا۔

موٹی عورت چیخ پڑی۔

رحم کرو، رحم کرو، میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں تم میری جان کے بدلے جو چاہے مجھ سے لے لو مگر خدا کے لئے میرا خون مت نکالو میرا خون نکالا تو میں مر جاؤں گی۔

ماریا نے کہا۔

اچھا تو پھر مجھے تم پر ترس آ گیا ہے اگر تم پچاس ہزار سونے کے سکے لا

کر مجھے دے دو تو میں تمہاری جان بخشی کر دوں گی، کیا تم تیار ہو۔؟

موٹی عورت نے جلدی سے کہا۔

میں پچاس ہزار سونے کے سکے ابھی لا کر تمہارے آگے ڈھیر کر دیتی ہوں مگر میری جان بخش دو کیا تم سکے لے کر یہاں سے چلی جاؤ گی۔؟

ماریا بولی۔

ہاں میں سونے کے سکے لے کر یہاں سے چلی جاؤں گی مگر شرط یہ ہے کہ ابھی لا کر سونے کے سکے میرے حوالے کر دو۔

موٹی عورت نے کہا۔

میں ابھی منگواتی ہوں ابھی منگواتی ہوں۔

ماریا نے کہا۔

لیکن خبردار کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے کہ تم سونے کے پچاس ہزار سکے مجھے دے رہی ہو اگر تم نے کسی کو بتایا یا کسی کے سامنے اس کا

ذکر بھی کیا تو میں تمہارا گلا گھونٹ کر تمہیں ہلاک کر دوں گی۔

نہیں نہیں کبھی نہیں میں کسی کو نہیں بتاؤں گی میں کسی سے اس کا ذکر تک نہیں کروں گی۔

تو پھر ابھی جا کر سونے کے سکے لاؤ۔

موٹی عورت بڑی مشکل سے بستر پر سے اٹھی اور کمرے کا پردہ اٹھا کر باہر نکل گئی ماریا ایک تخت پر بیٹھ کر موٹی عورت کا انتظار کرنے لگی کچھ دیر بعد کمرے کا ریشمی پردہ ایک طرف ہٹا اور موٹی عورت ایک تھیلی اٹھائے اندر آئی اس نے آواز دے کر پوچھا۔

اے رحم دل روح کیا تم کمرے میں ہی ہو۔؟

ماریا نے فوراً جواب دیا۔

ہاں میں اندر ہی ہوں کیا تم سونے کے سکے لے آئی ہو۔؟

موٹی عورت بولی۔

یہ پچاس ہزار سونے کے سکے حاضر ہیں۔

ماریا نے کہا۔

انہیں فرش پر رکھ دو۔

موٹی عورت نے سکوں کی تھیلی فرش پر رکھ دی اور خود پلنگ پر چڑھ کر بیٹھ گئی ماریا نے تھیلی اٹھالی موٹی عورت یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ سونے کے سکوں سے بھری ہوئی تھیلی فرش پر پڑے پڑے ایک دم سے غائب ہوگئی تھی۔

ماریا نے کہا۔

اب تم آزاد ہواب میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی۔

موٹی عورت نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

کیا اب تم کبھی میری جان نہیں لوگی۔کیا اب میں زندہ رہوں گی۔؟

ماریا بولی۔

ہاں میں اب کبھی تمہاری جان نہیں لوں گی اب تم زندہ رہو گی مگر میری شرط یاد رکھنا اگر تم نے بھول کر بھی اس رقم کا ذکر کسی سے کیا تو میں اس وقت اسی جگہ آ کر تمہارا گلا دبا کر ہلاک کر ڈالوں گی۔

نہیں نہیں ہرگز ذکر نہیں کروں گی میری موت نہیں آئی جو میں کسی سے اس کا ذکر کروں یہ سونے کے سکے اب تمہارے ہیں تم اس کی مالک ہو میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ تم نے میری جان بخشی کردی اگر تم کہتیں کہ یہ سارا مکان اور اس مکان کی ساری چیزیں مجھے دے دوتو میں سب کچھ تمہارے حوالے کردیتی۔

ماریا نے کہا۔

نہیں نہیں مجھے تمہارے مکان اور مکان کی بے کار چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔جس چیز کی مجھے ضرورت تھی وہ میں نے تم سے لے لی ہے اب تم آزاد ہو۔

موٹی عورت نے کہا۔

مگر اے نیک روح تمہیں ان سکوں کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔؟

ماریا نے ڈانٹ کر کہا۔

خاموش، بدتمیز موٹی عورت اگر پھر کبھی ایسا سوال کیا تو میں تمہاری زبان کھینچ لوں گی معافی مانگو۔

موٹی عورت نے گڑگڑا کر کہا۔

میں معافی مانگتی ہوں مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی حضور مجھے معاف کر دو۔

ماریا بولی۔

بکواس بند کرو اب میں جا رہی ہوں۔

موٹی عورت نے کہا۔

حضور جاتی دفعہ کوئی نشانی ضرور دیتے جانا تا کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ آپ چلی گئی ہیں آپ کی مہربانی ہو گی اور میری تسلی ہو جائے گی۔

ٹھیک ہے میں تمہیں نشانی دیتی جاؤں گی۔

ماریا نے سونے کے سکوں کی ہتھیلی اٹھا کر کندھے پر رکھی اور پاؤں سے جوتی نکال کر بڑے زور سے موٹی عورت کی موٹی گردن پر ماری وہ تڑپ کر بلبلا اٹھی۔

ہائے میں مر گئی۔

ماریا نے کہا۔

یہ ہے میری نشانی............اب میں جا رہی ہوں۔

ماریا مکان کے صحن میں آ گئی اب اسے نوکرانی کی تلاش تھی کیوں کہ یہ سارے سونے کے سکے ماریا نے اس نوکرانی کو دینے تھے تا کہ وہ بڑی دھوم دھام سے اپنی بچی کی شادی کرے صحن میں آ کر ماریا نے دیکھا کہ نوکرانی پانی کا جگ لیے باورچی خانے کی طرف جا رہی تھی وہ بھی

باورچی خانے میں آ گئی نوکرانی چولہے کے پاس کھڑی کڑاہی میں پانی ڈال رہی تھی وہاں اور کوئی بھی نہیں تھا ماریا نے آہستہ سے کہا۔ بہن میں تمہارے لیے سونے کے سکے لے آئی ہوں۔

نوکرانی نے چونک کر پیچھے دیکھا مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا ماریا وہاں موجود تھی مگر اسے نظر نہیں آ سکتی تھی اس نے کہا۔

اے نیک دل روح کیا سچ مچ تو سونے کے سکے لے آئی ہے۔؟

ہاں میری بہن سکوں کی تھیلی میرے ہاتھ میں ہے میرے ساتھ اپنے کمرے میں آؤ تا کہ تم وہاں سے احتیاط سے چھپا کر رکھ سکو۔

نوکرانی چپ چاپ باورچی خانے سے باہر نکل گئی ماریا اس کے ساتھ ساتھ گئی نوکرانی ماریا کو لے کر مکان کے پیچھے اپنے کمرے میں لے آئی یہ ایک غریب سا کمرہ تھا جس کے اندر سوائے ایک چارپائی کے اور کچھ بھی نہیں تھا ماریا نے کہا۔

یہ لو میری بہن سونے سکوں کی تھیلی۔

ماریا نے تھیلی چارپائی پر رکھ دی نوکرانی نے اسے کھول کر دیکھا تو خوشی سے اس کا چہرہ لال ہو گیا اور جب ماریا نے اسے بتایا کہ یہ پورے پچاس ہزار سکے ہیں تو اس کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا اس نے کہا۔

نیک دل روح میں کس زبان سے تمہارا شکریہ ادا کروں تم نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے مگر یہ تو بہت ہی دولت ہے میں اتنی دولت لے کر کیا کروں گی۔؟

ماریا نے کہا۔

اچھی بہن تو نے ساری زندگی اس موٹی مالکن کی خدمت کی ہے جس کا صلہ تمہیں سوائے جھڑکیوں کے کچھ نہیں ملا یہ دولت لے کر تم اپنے گاؤں چلی جاؤ اپنی بچی کا بیاہ بھی کرو اور باقی زندگی آرام سے بسر

کرو۔

نوکرانی نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

یہ دولت کہاں سے آئی ہے اے نیک روح کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ
اس دولت کا مالک..........

ماریا نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

اس بارے میں تم بالکل فکر نہ کرو اس دولت کا مالک اس دنیا میں کوئی
نہیں ہے یہ خدا نے تمہیں دی ہے تمہیں اس کے متعلق کبھی کوئی پوچھنے
نہیں آئے گا تم بے فکر ہو کر اس دولت کو خرچ کرو یہ میں تمہیں قول
دیتی ہوں۔

نوکرانی نے جھک کر ماریا کا شکریہ ادا کیا ماریا نے اجازت لی اور مکان
سے باہر نکل آئی جب وہ بڑے دروازے میں سے گزرنے لگی تو وہی
موٹی گردن والا چوکیدار اسی جگہ دروازہ بند کیے کھڑا تھا ماریا کو شرارت

سوجھی اس نے چوکیدار کے کان میں کہا۔

دروازہ کھولو میں بھوت کی ماں ہوں۔

چوکیدار گھبرا گیا ایک بار پہلے بھی بھوت اسے اٹھا کر باہر پھینک چکا تھا ابھی
وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ماریا نے زور سے اس کی کھوپڑی پر ایک
دھپ جما دی چوکیدار وہاں سے چیخ مار کر بھاگ گیا ماریا نے ہنستے
ہوئے دروازہ کھولا اور مکان سے باہر نکل گئی چار دیواری کے باغ
میں سے اس نے اپنے گھوڑے کو کھولا اس پر سوار ہوئی اور باہر نکل گئی
دن نکل آنے کی وجہ سے شہر میں رونق ہو گئی لوگ اپنے اپنے کام پر
چلے جا رہے تھے مزدور مزدوری کی تلاش میں پھر رہے تھے اب ماریا
وہاں سے سیدھی شہر سے دور پرانی سرائے والے کھنڈر میں پہنچنا چاہتی
تھی تا کہ یہ معلوم کر سکے کہ چین کے ولی عہد کے خلاف کیا کھچڑی
پک رہی ہے ناشتہ اس نے مکان میں ہی کر لیا تھا شہر سے دور جا کر

ایک جگہ اس نے گھوڑے کو گھاس وغیرہ کھلا کر پانی پلایا اور پھر سفر پر
روانہ ہوگئی دوپہر تک وہ چلتی رہی آخر وہ اس کھنڈر کے پاس پہنچ گئی
وہاں ہر طرف خاموشی اور ویرانی چھائی ہوئی تھی کوئی گیدڑ بھی نظر نہیں آ
رہا تھا ماریا اینٹوں کے اس ڈھیر کے پاس آ گئی جہاں اس نے ارژنگ
کو باہر نکلتے دیکھا تھا اور جہاں اس کے خیال میں زمین کے اندر
والے تہہ خانے کا دروازہ تھا گھوڑے کو چھوڑ کر وہ اینٹوں کے ڈھیر کے
آس پاس تہہ خانے کا دروازہ تلاش کرنے لگی اسے دروازہ کہیں بھی
نظر نہیں آ رہا تھا وہ کچھ نا امیدی ہوگئی اسے خیال آنے لگا کہ اسے غلطی
لگ گئی ہے ارژنگ شاید ادھر سے نہیں آیا تھا............اور ہو سکتا
ہے کہ اس نے ورشا کو کسی اور جگہ چھپا دیا ہو۔

وہ واپس جانے کے بارے میں سوچنے لگی۔

ابھی وہ واپسی کے متعلق فیصلہ کر رہی تھی کہ اچانک اسے دور سے

گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی ماریا چونکی ہوگئی گھوڑے کے
ٹاپ کی آواز قریب سے قریب ہو رہی تھی ماریا جلدی سے اپنے
گھوڑے پر سوار ہوئی اور پرے ہٹ کر دیکھنے لگی کہ کون آ رہا ہے دور
اس نے ایک گھوڑ سوار کو دیکھا جو سرائے کے کھنڈر کی طرف بڑھا چلا آ
رہا تھا۔

یہاں بھوت ہیں

گھوڑ سوار کھنڈر کے قریب آ کر رک گیا۔

ماریا نے اسے جھٹ پہچان لیا وہ ارژنگ تھا ارژنگ کے گھوڑے کے
پیچھے کھانے کا طباق بندھا ہوا تھا ارژنگ نے رک کر دائیں بائیں
دیکھ کر یہ اطمینان کیا کہ کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا جب اسے تسلی ہو گئی
کہ وہ اس جگہ اکیلا ہے تو آگے چل کر اینٹوں کے ڈھیر کے پاس آ گیا
ماریا اسی انتظار میں تھی وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی اس کے
گھوڑے کے ٹاپ کی آواز ارژنگ کو چوکنا کر سکتی تھی چنانچہ ماریا
خاموشی سے گھوڑے کو قدم قدم چلاتی ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کے پیچھے
لے گئی یہاں اس نے گھوڑے کو باندھا اور نیچے اتر آئی اب اس کا
گھوڑا تو ظاہر ہو گیا تھا مگر وہ خود غائب تھی۔

وہ دبے پاؤں چلتی ہوئی اینٹوں کے ڈھیر کے قریب آ گئی ارژنگ
ایک جگہ سے اینٹیں اٹھا اٹھا کر دوسری طرف رکھ رہا تھا جب وہ کافی
اینٹیں اٹھا چکا تھا تو نیچے سے ایک کافی کھلا سوراخ نمودار ہوا ارژنگ

سوراخ میں داخل ہو گیا ماریا بھی اس کے پیچھے ہی داخل ہونے لگی تو
ارژنگ نے مڑ کر سوراخ کو بند کرنا شروع کر دیا ماریا پریشان ہو گئی
کیونکہ اب اگر وہ داخل ہوتی تو ارژنگ کے جسم کے ساتھ اس کا جسم
رگڑ کھا جاتا اور وہ پکڑی جاتی غار کے اندر داخل ہونا اس کے لئے
مشکل ہو گیا تھا ادھر ارژنگ جلدی جلدی سوراخ کو اینٹوں سے بند کر
رہا تھا ماریا نے سوچا کہ کون سی ایسی ترکیب کی جائے کہ ارژنگ وہاں
سے تھوڑی دیر کے لئے ہٹ جائے وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ
ارژنگ سوراخ بند کر کے اندر غائب ہو گیا۔

وہ بڑی حیران ہوئی کہ اس مکار اور چالاک شخص نے کس کس جگہ چھپنے
کے لئے غار تلاش کر رکھے ہیں سوال یہ تھا کہ وہ اندر کیسے داخل ہو
ظاہر ہے ورشا بھی اندر ہی تھی اور ارژنگ اس کے لئے کھانا لے کر آ
رہا تھا وہ خاموشی سے ایک طرف ہو کر پتھروں پر بیٹھ گئی اگر وہ اینٹیں

ہٹا کر اندر جاتی تو ارژنگ کو شک پڑ سکتا تھا پھر اسے خیال آیا کہ اگر وہ اندر جا کر دروازے کو بڑی احتیاط سے بند کر دے تو ارژنگ کو واپسی پر شک نہیں پڑ سکتا کیونکہ باہر بیٹھ کر ان لوگوں کا انتظار کرتے رہنا بھی فضول تھا۔

چنانچہ ماریا نے خدا کا نام لیا اور اینٹیں ہٹا کر غار کے اندر داخل ہوگئی اس نے اندر جا کر بڑی ہوشیاری سے اینٹیں ایک ایک کر کے اسی طرح دروازے پر چن دیں اور غار کے اندر آگے کو چلنے لگی اندر پہلے والے غار کی طرح اندھیرا تھا وہ آگے چلتے ہوئے گھبرانے لگی کیا خبر ورشا اور ارژنگ راستے میں ہی بیٹھے ہوں اور وہ ان سے ٹکرا جائے ایسی صورت میں ماریا کا پکڑا جانا یقینی تھا اگر ایک بار ماریا کو کسی نے پکڑ لیا تو پھر اس کا بچ کر نکلنا مشکل تھا ارژنگ کو تو پہلے ہی سے شک تھا کہ کوئی روح اس کا پیچھا کر رہی ہے۔

قاتل کی تلاش

تھوڑی دور آگے چلنے کے بعد ماریا کو ارژنگ کے باتیں کرنے کی آواز سنائی دی وہ ایک جگہ رک کر باتیں سننے لگی۔ معلوم ہو رہا تھا کہ باتیں کوئی چھپ کر کر رہا ہے ایک بات سے اس کی تسلی ہوگئی تھی کہ ارژنگ اور ورشا اس کے راستے میں نہیں بیٹھے ہیں بلکہ کسی چار دیواری کے اندر چھپ کر باتیں کر رہے ہیں وہ دونوں کی باتیں سننے لگی آواز تو صاف سنائی دے رہی تھی لیکن الفاظ سمجھ میں نہیں آ رہے تھے ویسے بھی وہ دونوں دھیمی آواز میں باتیں کر رہے تھے یہ آوازیں غار کی ایک دیوار کے پیچھے سے آ رہی تھیں ماریا اس دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوگئی اس نے یہ معلوم کرنے کی سر توڑ کوشش کی کہ وہاں کون سی ایسی جگہ ہے جہاں کسی بٹن کے دبانے سے دیوار کی غار کا منہ کھل جائے مگر اسے سخت ناکامی ہوئی، دیوار میں جگہ جگہ ٹٹولنے کے بعد بھی وہاں کوئی بٹن نہ مل سکا۔

ماریا نا امید ہو کر بیٹھ گئی دونوں کی باتیں سننے کی اس نے لاکھ کوشش کی مگر اس کے پہلے ہی کچھ نہیں پڑ رہا تھا ماریا کو اتنا تو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ وہ دونوں ولی عہد شہزادے کے خلاف سازش کر رہے ہیں مگر سازش کیا ہو رہی ہے یہ اسے معلوم نہ تھا یہی وہ معلوم کرنا چاہتی تھی اور بار بار اپنے کان دیوار کے ساتھ لگا دیتی لیکن کچھ پلے نہیں پڑ رہا تھا کافی دیر تک ان کی باتوں کی ہلکی ہلکی آواز آتی رہی پھر یہ آواز یک لخت بند ہو گئی ماریا سمجھ گئی کہ وہ لوگ باہر آ رہے ہیں اتنے میں دیوار اپنے آپ ایک جگہ سے الگ ہوئی اور اندر سے ارژنگ اور ورشا باہر آ گئے۔

باہر آ کر ارژنگ نے ورشا سے کہا۔

بس اب ہر شے اپنی اپنی جگہ پر تیار ہے صرف بانسری کے آنے کی دیر ہے جس روز محل سے آہ و بکا اور ماتم کی آوازیں آئیں سمجھ لینا یہ بہت

مشکل کام میں نے کر دیا ہے اور ولی عہد شہزادے کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

ورشا نے پوچھا۔

کیا بانسری نے اپنا کام کرنا شروع کر دیا ہے؟

ارژنگ نے کہا۔

بانسری پر ہم نے ایک خاص موسیقی کی دھن کو اس قدر پکا کر لیا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ ولی عہد ہماری اس سازش کے جال سے بچ کر نکل جائے۔

ورشا نے کہا۔

وہ تو سب ٹھیک ہو گیا مگر اب یہ سوال ہے کہ میں اس عذاب میں کب تک پڑی رہوں گی میرے دکھوں کی رات کب ختم ہو گی میں اس قبر سے کب باہر نکلوں گی۔؟

ارژنگ بولا۔
میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ تمہیں صبر کے ساتھ کچھ دن گزارنے
پڑیں گے شہر میں ہی نہیں بلکہ سارے ملک میں تمہاری تلاش ہو رہی
ہے جگہ جگہ فوج کے سپاہی چھاپے مار رہے ہیں کوئی جگہ سوائے اس
غار کے ایسی نہیں جہاں تمہاری تلاش نہیں ہو رہی ہو اس لئے کچھ دیر
صبر کر کے بیٹھی رہو جونہی حالات ذرا اچھے ہوئے میں یہاں سے خود
تمہیں نکال کر لے جاؤں گا۔
ورشا بولی۔
لیکن ارژنگ اس جگہ سے مجھے خوف آتا ہے۔
ارژنگ نے پوچھا۔
وہ کیوں؟ یہ غار بھی تو پہلے والے غار ہی کی طرح ہے یہاں سے تمہیں
خوف کیوں آنے لگا۔

ایسے لگتا ہے کہ یہاں کوئی ہر وقت مجھے دیکھتا رہتا ہے یہ بھی تمہارا وہم
ہے یہاں تو کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا میں باہر سے اچھی طرح دیکھ
بھال کر پورا اطمینان کرنے کے بعد اندر داخل ہوتا ہوں تم یہاں بے
فکر ہو کر رہو یہاں کوئی بھی نہیں آسکتا۔
کھڑ کھڑ کھڑاک۔............
اس آواز نے ارژنگ اور ورشا کو چونکا دیا۔
دیکھا میں نہ کہتی تھی کہ یہاں بھی کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے یہ آواز اب تم
نے اپنے کانوں سے سن لی ہے۔
شی............خاموش۔
ارژنگ نے دیوار کے ساتھ کان لگا دیے۔
باہر غار میں کسی کے چلنے کی آواز آ رہی ہے۔
ورشا چیخی۔

ہائے میں مر گئی یہ کوئی ضرور بھوت پریت ہے دیوتا کے لیے مجھے یہاں سے لے جاؤ میں اب یہاں ایک پل بھی نہیں رہ سکتی۔

ارژنگ نے فوراً محسوس کیا کہ یہ بات اسے ورشا کے سامنے نہیں کرنی چاہیے تھی کیونکہ اس کا ڈر جانا ایک قدرتی بات تھی اگر چہ ورشا ایک چالاک اور مکار عورت تھی پھر بھی وہ ایک کمزور دل عورت تھی اور اگر ڈر کر وہ یہاں سے نکل گئی تو ضرور پکڑی جائے گی اور پھر ارژنگ کی بھی خیر نہیں کیوں کہ وہ سپاہیوں کے ظلم وتشدد سے گھبرا کر ضرور بول پڑتی اس نے جلدی سے کہا۔

میں ابھی باہر دیکھ کر آتا ہوں۔

ارژنگ دیوار میں سے گزر کر باہر غار میں آ گیا غار کے اندر اس نے چل پھر کر اچھی طرح دیکھا اسے کہیں بھی کوئی شخص دکھائی نہ دیا مگر ماریا ایک جگہ چھپ کر کھڑی اسے دیکھے جا رہی تھی........ارژنگ

واپس دیوار کے اندر سے ہو کر غار کے دوسری جانب آ گیا ورشا نے بے تابی سے پوچھا۔

کون تھا ارژنگ۔؟

ارژنگ نے مسکرا کر کہا۔

تمہارے ساتھ میں بھی پاگل ہو گیا تھا بھلا اس خفیہ غار میں کون آ سکتا ہے میں نے پوری تسلی کر لی ہے وہاں کوئی بھی نہیں ہے۔

تو پھر وہ قدموں کے چلنے کی آواز کیسی تھی۔؟

یہ محض میرا وہم تھا۔

مگر مجھے وہ کسی شے کے گرنے کی آواز کیسی سنائی دی تھی۔؟

میرا خیال ہے وہ غار کی چھت پر سے کوئی پتھر گر پڑا ہو گا۔

یہ بڑے پرانے غار ہیں ان کے اندر چھت پر سے کبھی کبھی پتھر گرتے ہی رہتے ہیں۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو ارژنگ۔؟

تو اور کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں بھئی تمہارے آگے مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اچھا تم نے کھانا کھالیا اب میں جاتا ہوں کل اسی وقت پھر تمہارے لیے کھانا لے کر آؤں گا اور شاید شہزادے کے بارے میں بھی کوئی خبر لاؤں کیونکہ میرا خیال ہے کمالا مجھے آج نہیں تو کل ضرور سانپ لے کر آنے کا پیغام بھیجے گی۔

ورشا بولی۔

ارژنگ مجھے تو سچ بڑا ڈر محسوس ہو رہا ہے میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں مجھے یہاں سے نکال کر لے جاؤ میں یہاں زندہ نہیں رہ سکتی۔

تم تو دیوانی ہوتی جا رہی ہو بھلا اس وقت میں تمہیں کیسے نکال کر لے جاؤں؟ اور پھر لے جاؤں بھی کہاں کس جگہ؟ اگر پہلے تم نے اس قسم کے ڈر کا رونا رویا ہوتا تو میں کوئی بندوبست بھی کر لیتا لیکن اس وقت

اچانک کیا ہو سکتا ہے پہلے ہی بڑی مشکل سے تمہیں یہاں تک لایا ہوں۔

خدا کے لئے مجھے اپنے ساتھ شہر لے چلو میں بھیس بدل کر تمہارے ساتھ شہر چلی چلتی ہوں۔

یہ غلط بات ہے تمہیں ضرور کوئی نہ کوئی پہچان لے گا اور تمہارے ساتھ میری جان پر بھی بن جائے گی۔

میں آدھی رات کے اندھیرے میں تمہارے ساتھ نکل جاتی ہوں رات کے اندھیرے میں تو ہمیں کوئی نہیں دیکھے گا۔

احمق عورت، رات کے وقت تو شہر کے اندر اور باہر جگہ جگہ فوج کے سپاہی گشت کرتے ہیں اور ہر آنے جانے والے سے پوچھ گچھ کرتے ہیں رات کے وقت تو یہاں سے نکلنا بہت ہی خطرناک ہے۔

تو پھر میں کیا کروں کدھر جاؤں میرا دل بے حد گھبرا رہا ہے یہاں تو

میں ایک رات بھی اب زندہ نہیں رہ سکتی۔

ارژنگ نے ذرا ڈانٹ کر کہا۔

بس اب خاموش رہو اگر تم نے پھر یہاں سے نکلنے کا شور مچایا تو میں بری طرح سے پیش آؤں گا تم خاموشی سے اسی جگہ چھپی رہو میں ابھی تمہیں یہاں سے باہر نہیں نکال سکتا............جب وقت آئے گا تو اپنے آپ تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا۔

ورشا رونے لگی۔

تم مجھے ڈانٹ کیوں رہے ہو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے میں نے تو صرف تم لوگوں اور اپنے قبیلے کے سردار کے لئے اپنی زندگی سخت خطرے میں ڈال لی ہے ورنہ میں آج ایک آزاد اور عزت دار شہری کی طرح باہر نکل کر زندگی بسر کرتی۔

ارژنگ کو محسوس ہوا کہ اسے غصے نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ اگر ورشا

ناراض ہو گئی اور بدلہ لینے کے لئے اس نے بادشاہ کو سب کچھ بتا دیا تو اس کی کم بختی آ جائے گی بادشاہ ورشا کی تو جان بخشی کر دے گا مگر ارژنگ کو کبھی معاف نہیں کرے گا اس نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

میرا مطلب تمہیں ڈانٹنا نہیں تھا ورشا بہن میں تو ذرا اس لئے غصے میں آ گیا تھا کہ تمہیں اپنے قبیلے کے لوگوں اور سردار کی عزت کا بھی ذرا خیال نہیں بس تمہیں اپنی جان کی فکر کھائے جا رہی ہے؟ ذرا سوچو تو جب سردار کو معلوم ہو گا کہ ورشا نے اپنی جان کس قدر مصیبت میں ڈال کر وقت کاٹا اور چین کے ولی عہد کو ہلاک کر کے ہی دم لیا تو تمہاری کس قدر وطن میں عزت و آبرو نہیں ہو گی لوگ تمہیں اپنی دیوی سمجھیں گے تمہیں اپنے سروں پر اٹھاتے پھریں گے اور اگر انہیں یہ معلوم ہوا کہ تم ڈر کر بھاگ گئی ہو اور کام کو بیچ میں ادھورا ہی چھوڑ دیا

ہے تو انہیں کسی قدر صدمہ نہیں ہوگا یاد رکھو قوم اور قبیلے کا سردار تمہیں
کبھی معاف نہیں کرے گا۔

ورشا پر ان باتوں کا بہت اثر ہوا اس نے کہا۔

تم ٹھیک کہتے ہو ارژنگ مجھے گھبرانا نہیں چاہیے مجھے ہمت سے کام لینا
چاہیے اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر میں گھبرا گئی تو میری قوم اور قبیلے کا
سردار ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔

لوگ تمہیں ہمیشہ برے نام سے یاد کریں گے۔

نہیں نہیں ارژنگ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی میں ایسا کبھی نہیں
ہونے دوں گی میں حوصلے اور بہادری سے کام لوں گی تم بے شک
ابھی چلے جاؤ میں جب تک حالات اچھے نہیں ہو جاتے اسی جگہ رہوں
گی اور اپنی قوم اور اپنے ملک اور اپنے سردار کی عزت کے لئے اپنی
جان بھی قربان کر دوں گی مگر پیچھے نہیں ہٹوں گی۔

ارژنگ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ ورشا سیدھے راستے پر آگئی تھی اس کی
ڈھلمل طبیعت کو دیکھ کر اسے تسلی ہوگئی اس نے ورشا کے سر پر ہاتھ رکھ کر
کہا۔

شاباش ورشا بہن، تم نے ثابت کر دیا ہے کہ تم ہن قوم کی ایک بہادر
اور غیرت مند خاتون ہو تمہیں اپنے وطن کی نیک نامی اور سرداری سر
بلندی اپنی جان سے بڑھ کر عزیز ہے اچھا اب میں جاتا ہوں کل پھر
آؤں گا۔

ٹھیک ہے ارژنگ تم بے شک جاؤ، میں تمہاری بڑی بہادری کے
ساتھ یہاں رہ کر انتظار کروں گی۔

ارژنگ دیوار کے سوراخ میں سے باہر آیا ماریا اسی جگہ کھڑی دیوار کے
ساتھ کان لگائے ان کی باتیں سن رہی تھی ارژنگ کو دیوار کے قریب
آتا محسوس کر کے ماریا پرے ہٹ کر کھڑی ہوگئی ارژنگ باہر نکل کر

غار میں سے گزر کر باہر نکل گیا اور اس نے سوراخ کو دوبارا اینٹوں
سے چن دیا۔

جاسوسہ کی موت

ماریا ایک بار پھر غار کے اندر اکیلی رہ گئی۔
وہ دیوار میں سے اس سوراخ کو تلاش کرنے لگی جس میں سے نکل کر
ارژنگ باہر آیا تھا اور جس کے اندر ورشا چھپی ہوئی تھی اس نے فیصلہ
کرلیا تھا کہ وہ ورشا کے سامنے جا کر اسے قابو کر لے گی اور اس سے

یہ معلوم کر کے رہے گی کہ ولی عہد شہزادے کو کس طرح ہلاک کیا جا رہا
ہے یہ اس کا آخری فیصلہ تھا کچھ دیر تلاش کرنے کے بعد وہ رک گئی
اسے باہر گھوڑوں کے سموں کی آوازیں سنائی دیں ایسے لگتا تھا کہ
بہت سے گھوڑ سوار کھنڈر کی طرف آ رہے ہیں ماریا جلدی سے غار کے
منہ پر آئی اس نے اینٹیں ادھر اُدھر ہٹا کر باہر دیکھا باہر کوئی بھی نہیں تھا
مگر قریب سے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں آ رہی تھیں اندر رہنا
اب خطرے سے خالی نہیں تھا۔
ماریا کے دل نے کہا فوراً یہاں سے باہر نکل چلو ماریا جلدی سے غار
کے سوراخ میں سے باہر آئی اس کا باہر نکلنا ہی بہتر تھا اور اس کے حق
میں اچھا تھا کیوں کہ باہر سپاہیوں کا ایک دستہ اپنے سردار کے ساتھ
آن موجود ہوا تھا صاف معلوم ہو رہا تھا کہ کسی نے ورشا کی مخبری کر دی
تھی اور سپاہی اس کی تلاش میں ٹھیک جگہ پر پہنچ گئے تھے کیوں کہ سپاہی

ٹھیک غار کے دروازے یعنی اینٹوں کے ڈھیر کے پاس آ گئے سردار نے کہا۔

اس ڈھیر کو پرے ہٹا دیا جائے اس جگہ وہ غار ہے جس کے اندر ورشا چھپی ہوئی ہے۔

سپاہیوں نے اینٹوں کو اٹھانا شروع کر دیا تھوڑی سی اینٹیں ہٹانے کے بعد ہی غار کا دہانہ دکھائی دینے لگا سردار نے خوش ہو کر کہا۔

کچھ سپاہی اس غار کے اندر اتر جائیں اور ورشا کو زندہ یا مردہ پکڑ کے لے آئیں۔

چھ سپاہی غار کے اندر مشعلیں جلا کر تلواریں ہاتھوں میں لیے اتر گئے باقی سپاہی غار کے باہر کھڑے رہے ماریا بھی ایک طرف دیوار کے ساتھ لگی رہی اور تماشہ دیکھنے لگی کہ کیا ہوتا ہے اسے یقین تھا کہ سپاہی غار کے چپے چپے کو اکھاڑ کر رکھ دیں گے اور ورشا کو زمین کے اندر سے

بھی نکال لائیں گے کیوں کہ کسی مخبر نے بالکل صحیح خبر دی تھی۔

سپاہیوں نے غار کے اندر جا کر دیواروں پر تلواریں اور بھالے مارنے شروع کر دیے یہ غار کوئی زیادہ بڑا غار نہیں تھا آخر وہ اس دیوار کے پاس پہنچ گئے جس کی دوسری طرف ورشا سہمی بیٹھی تھی ورشا نے بھی سپاہیوں کی آوازیں سن لی تھیں انہوں نے نیزے مار مار کر مشعلوں کی روشنی میں دیوار کو گرا دیا دوسری طرف ورشا بلی کی طرح ڈری ہوئی بیٹھی تھی سپاہیوں نے آگے بڑھ کر اسے گرفتار کر لیا وہ ورشا کو لے کر غار سے باہر آ گئے سردار نے جب ورشا کو دیکھا تو خوش ہو کر بولا۔

میرے بہادر سپاہیو تم نے ایک وطن کی دشمن عورت کو پکڑا ہے اس عورت نے ہمارے ولی عہد شہزادے کو قتل کرنے کی سازش کی تھی اسے ہم بادشاہ کے پاس لے چلیں گے اور تمہیں انعام و کرام دلایا جائے گا۔

انہوں نے ورشا کو ایک گھوڑے پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دیا اور سر
پٹ گھوڑے دوڑاتے دارالحکومت کی سمت روانہ ہو گئے ماریا بھی ان
کے ساتھ ساتھ گھوڑا دوڑائے چل پڑی وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ
ورشا کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے اور کیا وہ ولی عہد کی سازش کے
بارے میں بادشاہ کو کچھ بتاتی ہے یا نہیں؟ اس کا سفید گھوڑا ابھی
سپاہیوں کے ساتھ ساتھ بھاگ رہا تھا۔

ماریا بھی فوج کے دستے کے ساتھ ہی شہر میں داخل ہو گئی
.........سپاہی شاہی محل میں آ گئے ماریا بھی محل کی چاردیواری کے
اندر آ گئی اب وہ چاہتی تھی کہ اپنے گھوڑے کو کسی جگہ پر چھپا دے تاکہ
واپسی پر وہ اسے آسانی سے لے کر شہر میں اپنے بھائی عنبر اور ناگ کو
تلاش کر سکے اسے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ عنبر اور ناگ اسی شاہی محل
کے ایک کمرے میں رہ رہے ہیں۔

ورشا کو اسی وقت بادشاہ فامانچو کے سامنے پیش کر دیا گیا بادشاہ اپنے
ولی عہد شہزادے کی دشمن عورت کو دیکھ کر سخت غصے میں آ گیا وہ تخت پر
سے اتر کر ورشا کے پاس آیا اور اپنی خوفناک آنکھوں سے اسے گھور
کر بولا۔

اس بدبخت عورت کو تہہ خانے میں لے جا کر ڈال دو میں آج رات
اس سے خود پوچھنے آؤں گا کہ اس کے ساتھی اس شہر میں کہاں کہاں
رہتے ہیں؟

ورشا بت بنی کھڑی رہی سپاہی اسے پکڑ کر لے گئے اور انہوں نے
اسے اس تہہ خانے میں لے جا کر ڈال دیا جہاں قیدیوں کو اذیت
دے کر ان سے راز اگلوائے جاتے تھے یہاں شکنجے لگے تھے دیواروں
میں نیزے لگے تھے اور قسم قسم کی اذیت دینے کا ساز و سامان نصب تھا
ماریا نے جب بادشاہ کا حکم سنا تو وہ شاہی محل کی چھت والی بارہ داری

میں آ گئی یہاں وہ رات کا پہلا حصہ گزارنا چاہتی تھی تاکہ آدھی رات کے وقت واپس تہہ خانے میں جا کر ورشا کا حال دیکھ سکے۔

ورشا کو تہہ خانے میں پھینک کر سپاہی باہر گئے تو وہ دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی اس کو یقین ہو گیا کہ اس کی موت کا وقت آ گیا ہے اور اس کی زندگی کے دن پورے ہو گئے ہیں لیکن یہ موت بڑی تکلیف دہ تھی اس کو اذیت دے کر مارا جا رہا تھا........... بادشاہ نے بڑی سنگدلی سے اسے مارنا تھا ہو سکتا کہ اس کے جسم کا ایک ایک ٹکڑا الگ الگ کاٹ دیا جائے وہ ایسی دردناک موت نہیں مرنا چاہتی تھی یہاں اسے کوئی بچا بھی نہیں سکتا تھا اسے یہ بھی ڈر تھا کہ کہیں بادشاہ کی بھیانک اذیت سے گھبرا کر وہ ارژنگ یا کسی دوسرے کا نام نہ لے لے اس طرح سے قوم کے ساتھ غداری ہو گی اور ہن قوم کے غیور بیٹے اسے کبھی معاف نہیں کریں گے وہ نسلوں تک ورشا کا نام ایک غدار کی

حیثیت سے لیں گے ورشا یہ نہیں چاہتی تھی تو پھر وہ کیا کرے۔؟

خودکشی۔!

اچانک ورشا کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ اسے خودکشی کر لینی چاہیے حالاں کہ وہ موت سے بہت ڈرتی تھی مگر اسے اپنی قوم اور اپنے وطن کی عزت کا بھی بڑا خیال تھا خودکشی کر لینے سے اس کی قوم کی عزت باقی رہ جاتی تھی اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ختم کر لے گی مگر چین کے بادشاہ کے ظلم اور اذیت سے تنگ آ کر غداری کرنے کا خطرہ مول نہیں لے گی۔

اب سوال یہ تھا کہ وہ کس طرح سے خودکشی کرے؟ تہہ خانے میں قیدیوں کو اذیت دینے کا سامان بکھرا ہوا تھا اس نے سوچا کہ وہ دیوار میں لگے ہوئے نیزے کو اپنے سینے میں اتارے، مگر اس کی اسے ہمت نہ پڑی اس نے سوچا کہ کیوں نہ وہ اپنا گلا گھونٹ لے اس نے

اپنا گلا گھونٹنا چاہا مگر اس کا جب سانس گھٹنے لگا تو اس نے اپنا ہاتھ گردن پر سے ہٹا لیا۔

آخر وہ کس طرح اپنے آپ کو ہلاک کرے۔؟

ایک دم اسے خیال آیا کہ اس کے پاس تو زہر موجود ہے اصل میں ارژنگ اور ورشا کے ساتھ ساتھ دوسرے بن گوریلوں کو قبیلے کے سردار کی طرف سے زہر کی ایک خاص پڑیا ملی ہوئی تھی انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ اگر کبھی وہ یہ دیکھیں کہ اب ان کا مر جانا ہی ملک اور قوم کے لئے مفید ہے تو وہ فوراً زہر کھا کر مر جائیں اور اپنی قوم اور وطن پر قربان ہو جائیں ورشا نے زہر کی پڑیا اپنی قمیض کی آستین کے اندر چھپا کر رکھی ہوئی تھی اس نے آستین کی سلائی ادھیڑ کر زہر کی پڑیا باہر نکال لی یہ زہر کچھ اس قسم کا تھا کہ اسے کھا کر انسان پر بے ہوشی چھا جاتی تھی اور وہ بے ہوشی میں ہی مر جاتا تھا ورشا کو اس قسم کی موت سے ڈر نہیں

لگتا تھا۔

اس نے زہر کی پڑیا پتھروں کے نیچے چھپا دی اور تہہ خانے کے لوہے کی سلاخوں والے دروازے کے پاس جا کر پہرے دار سے کہا۔

مجھے پیاس لگی ہے۔

پہرے دار نے پانی کا کٹورا اندر تھما کر کہا۔

لو پی لو، شاید یہ تمہاری زندگی کا آخری پانی ہے۔

پہرے دار نے بالکل ٹھیک کہا تھا وہ پانی کے چند گھونٹ ورشا کی زندگی کے آخری گھونٹ تھے وہ پانی کا کٹورا لے کر قید خانے کے فرش پر آ کر بیٹھ گئی پہرے دار کی نظریں بچا کر اس نے پتھروں کے نیچے سے زہر کی پڑیا نکال کر پانی میں زہر ملا لیا اب اس کے سامنے کٹورے میں زہر پڑا ہوا تھا۔

یہ اس کی زندگی کے آخری سانس تھے جو وہ لے رہی تھی زندگی کے

آخری لمحوں میں اس نے اپنی ماں کو یاد کیا بھائیوں اور باپ کو یاد کیا
اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے پھر اس نے اپنی قوم اور اپنے قبیلے کے
سردار کو یاد کیا اس نے سوچا کہ وہ اپنے ملک اور اپنے وطن پر قربان ہو
رہی ہے اتنے میں دروازے پر آہٹ ہوئی ورشا نے دیکھا پہریدار
دروازہ کھول رہا تھا دروازے کے کھلتے ہی بادشاہ فوما نچو اپنے وزیر اور
ایک جلاد کے ساتھ اندر آ گیا اس نے ورشا پر نفرت کی ایک نظر ڈالی
اور کہا۔

اے بدنصیب عورت اگر تو ہمیں یہ بتا دے کہ تمہارے ساتھ اور کون
کون لوگ ہیں اور وہ یہاں کس جگہ چھپے ہوئے ہیں تو ہم تمہیں معاف
کر دیں گے۔

ورشا نے کہا۔

اے بادشاہ، میں اپنی قوم اور اپنے قبیلے سے کبھی غداری نہیں کروں گی

میں تمہیں کبھی یہ نہیں بتاؤں گی کہ میرے ساتھی کون ہیں اور وہ یہاں
کس کس جگہ پر کام کر رہے ہیں۔

بادشاہ نے طیش میں آ کر کہا۔

بدبخت عورت اگر تو نے نہ بتایا تو تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی کاٹ
دی جائے گی تمہیں بری طرح اذیت دے کر مارا جائے گا اور پھر تمہارا
گوشت بھوکے کتوں کے آگے ڈال دیا جائے گا، اگر تو اپنی زندگی
چاہتی ہے تو اب بھی وقت ہے ہمیں بتا دے کہ تمہارے ساتھی کہاں
رہتے ہیں ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔

ورشا نے مسکرا کر کہا۔

اے بادشاہ اگر تو ایک بار چھوڑ کر دس ہزار بار بھی میرے بدن کی بوٹی
بوٹی کاٹ ڈالے تو میں پھر بھی تمہیں یہ نہیں بتاؤں گی کہ یہاں میرے
ساتھی کہاں کہاں ہیں میں اپنی قوم سے کبھی غداری نہیں کروں گی۔

وزیر نے کہا۔

کیا تو اس بات کو مانتی ہے کہ تمہارے ساتھی جو کہ شہنشاہ چین کے دشمن ہیں اس شہر میں کام کر رہے ہیں۔؟

ورشا بولی۔

نہ صرف کام کر رہے ہیں بلکہ تمہارے شہزادے ولی عہد کے خلاف ایک بہت بڑی سازش کر رہے ہیں اور وہ اپنی سازش میں اس دفعہ ضرور کامیاب ہوں گے۔

بادشاہ اپنے شہزادے کے بارے میں اس قسم کی بات سن کر لرز اٹھا اس نے غضب ناک ہو کر کہا۔

اگر تو نے ان لوگوں کے نام نہ بتائے تو میں تجھے زندہ آگ میں ڈال دوں گا میں تجھ پر کتے چھوڑ دوں گا۔

اے بادشاہ تو چاہے جو کچھ کر لے میں تجھے ہرگز ہرگز یہ نہ بتاؤں گی کہ میرے ساتھی تمہارے خلاف کیا سازش کر رہے ہیں اگر تو مجھے ہلاک کر دے گا تو تمہارا بیٹا بھی موت کے پنجے سے نہ بچ سکے گا موت اس کے سر پر بھی منڈلا رہی ہے۔

بادشاہ نے چیخ کر کہا۔

اس عورت کو دیوار کے ساتھ کھڑی کر کے اس کے جسم میں لوہے کے کیل گاڑھ دیے جائیں۔

جلاد ایک دم آگے بڑھا ورشا نے سوچا کہ اب وقت آگیا ہے اس نے بڑی عاجزی سے کہا۔

اگر اجازت ہو تو میں ایک گھونٹ پانی اس کٹورے میں سے پی لوں۔

ہرگز نہیں۔

بادشاہ نے چیخ کر کہا ورشا نے سوچا کہ اب اگر ایک پل کی بھی سستی سے کام لیا گیا تو سارا کام چوپٹ ہو کر رہ جائے گا پھر وہ زہر نہ پی

سکے گی اور بادشاہ اسے اتنی اذیت دے گا کہ ہوسکتا ہے وہ گھبرا کر اپنے
ساتھیوں کے نام بتا دے کیونکہ بادشاہوں کی اذیت سے بڑے
بڑوں کا دل گردہ جواب دے جاتا ہے اس سے پہلے کہ جلاد آگے
بڑھے ورشا نے پلک جھپکنے میں زمین پر سے پانی کا کٹورا اٹھا کر
ہونٹوں کے ساتھ لگا لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے کا سارا زہر پی لیا
جلاد نے لپک کر ہاتھ مارا اور کٹورا ورشا کے ہاتھ سے نکل کر دور جا پڑا
مگر وہ زہر پی چکی تھی زہر کے پیتے ورشا پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور وہ
زمین پر دھڑام سے گر پڑی بادشاہ نے گرج کر کہا۔
پانی میں اس نے کیا پیا ہے؟ اسے پانی کس نے دیا تھا۔؟
جلاد نے کٹورے کی سونگھ کر کہا۔
بادشاہ سلامت اس میں زہر کی بو آرہی ہے۔
اسے زہر کس نے لا کر دیا تھا۔

حضور کسی میں اتنی جرات نہیں کہ اسے زہر لا کر دے ضرور اس نے زہر
کہیں چھپا کر رکھا ہوگا۔
اسے فوراً شاہی حکیم کے پاس لے جایا جائے۔
ورشا کو اٹھا کر شاہی حکیم کے پاس لے جایا گیا مگر وہ مر چکی تھی بادشاہ کو
بے حد افسوس ہوا کہ وہ بادشاہ کے دشمنوں کا اتہ پتہ بتائے بغیر مر گئی
اس نے حکم دے دیا کہ شہر میں فوج کی سرگرمیاں تیز کر دی جائیں بن
گوریلوں کا کھوج لگانے کے لئے نئی فوج بھرتی کی جائے اور جس پر
ذرا سا بھی شک ہو اسے فوراً گرفتار کر کے بادشاہ کے حضور پیش کیا
جائے۔
صبح ہوئی دن کی روشنی پھیلی تو ماریا محل کی چھت والی بارہ دری سے اٹھ
کر نیچے محل کے صحن میں آ گئی یہاں سے وہ بادشاہ کے تہہ خانے میں
جانے ہی والی تھی کہ اسے پتہ چلا کہ ورشا نے زہر کھا کر اپنے آپ کو

ہلاک کر دیا ہے اسے حیرانی بھی بہت ہوئی اور اس نے ورشا کی بہادری کی تعریف بھی کی اس نے اپنے وطن اپنی قوم اور اپنے قبیلے کے عوام کے ساتھ غداری نہیں کی اور اپنی جان دے دی اب ماریا کا محل میں کوئی کام نہیں تھا وہ فوراً اب ارژنگ کی حویلی میں جا کر یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اس پر ورشا کی موت کا کیا اثر ہوا ہے؟ اور وہ کہاں ہے ماریا نے گھوڑا وہیں محل کے صحن میں چھوڑا اور ارژنگ کے مکان کی طرف روانہ ہوگئی ارژنگ کو ابھی ورشا کی موت کی خبر نہیں ملی تھی۔

ماریا نے اسے دیکھا کہ وہ اپنی دکان کے اندر ایک لکڑی کے تخت پوش پر بیٹھا ایک مریض آدمی کی ٹانگ کے زخم کو دیکھ رہا ہے ماریا چپکے سے اس کے پاس ہی ایک کرسی پر آ کر بیٹھ گئی ارژنگ زخم پر مرہم لگا کر اسے رخصت کر رہا تھا کہ ایک نیلی آنکھوں اور الو کی شکل والا آدمی

دکان کے اندر داخل ہوا ارژنگ اسے دیکھ کر مکان کے پچھلے کمرے میں آ گیا وہ آدمی بھی ارژنگ کے پیچھے پیچھے کمرے میں چلا گیا ماریا سمجھ گئی کہ یہ شخص ارژنگ کو ورشا کی موت کی خبر دینے آیا وہ بھی دونوں کے ساتھ ہی اندر چلی گئی۔

موٹی باورچن

الو کی شکل والے نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

ورشا نے زہر کھا کر خودکشی کر لی ہے۔

ارژنگ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو زرخان۔؟

سچ کہہ رہا ہوں کسی غدار نے ہماری جاسوسی کر دی شاہی فوج نے خفیہ کھنڈر میں چھاپہ مار کر ورشا کو گرفتار کر لیا وہ اسے لے کر شاہی قید خانے میں چلے گئے جہاں اس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا۔

ارژنگ ادھر اُدھر بے چینی سے ٹہلنے لگا۔

یہ تو بہت برا ہوا ورشا کا مرنا ہمارے لیے اچھا ہے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو مار کر ہمارے راز کی حفاظت کی ہے مگر بری بات یہ ہوئی ہے کہ شاہی جاسوس ہمارے پیچھے لگا ہے اسے ہماری ایک ایک بات کا علم ہو رہا ہے کوئی عجب نہیں کہ انہیں ہمارے اس ٹھکانے کا بھی پتہ چل گیا ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنے ٹھکانے فوراً بدل دینے چاہئیں ہم میں سے کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔

ہاں تم ٹھیک کہتے ہو تم فوراً یہ شہر چھوڑ کر کسی دوسرے شہر چلے جاؤ میرا ابھی یہاں رہنا ضروری ہے جب تک ولی عہد شہزادے کا کام تمام نہیں ہوتا میں یہاں سے نہیں جا سکتا لیکن تم فوراً یہ شہر چھوڑ دو ورشا کے بارے میں سردار کو اطلاع جتنی جلدی ہو سکے پہنچا دی جائے۔

الو کی شکل والے نے کہا۔

اگر یہ بات ہے تو شاہی محل میں کمالا کا بھانڈا ابھی پھوٹ سکتا ہے اس کے بارے میں اگر شاہی محل میں کسی کو معلوم ہو گیا کہ وہ جن قوم کی گوریلا ہے تو پھر ہمارا سارا کام چوپٹ ہو جائے گا ہمارے کیے کرائے پر پانی پھر جائے گا ہم شہنشاہ چین کا تختہ نہ الٹ سکیں گے۔

میرا خیال ہے ایسا نہیں ہو گا کمالا کے بارے میں کسی کو کانوں کان خبر

نہیں ہے اسے بے حد پر اسرار حالات میں شاہی محل میں روانہ کیا گیا
ہے اور پھر وہ خود بڑی ہوشیار عورت ہے۔

مگر ارژنگ اگر اس کا بھانڈا ابھی پھوٹ گیا تو کیا ہوگا؟

ہوگا کیا، وہ بھی زہر کھالے گی اور کیا ہوگا آخر اسے زہر کس دن کے
لئے دیا ہوا ہے۔؟

لیکن ہماری سازش ناکام ہو جائے گی۔

سازش اگر ایک بار ناکام ہو گی تو دوسری بار ہم کوشش کریں گے ہم ہر
ممکن طریقے سے ولی عہد کو ہلاک کریں گے اور اپنے مقصد میں
کامیاب ہو کر ہی دم لیں گے۔

دیوتا ہمارے نگہبان ہوں، میں اب جاتا ہوں۔

فوراً جاؤ اور اس شہر سے کسی دوسرے شہر میں مکان بدل لو تمہارے
لئے یہاں خطرناک ہے کیونکہ تم بیچ بازار میں کام کرتے ہو۔

ایسا ہی ہوگا ارژنگ میں آج شام ہی اس شہر سے کوچ کر جاؤں گا۔

الوکی ناک والا یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد ارژنگ پریشان ہو کر کمرے میں ٹہلتا رہا پھر وہ
ساتھ والے کمرے میں گیا اور اس نے وہاں سے ایک مرتبان لا کر
تخت پوش پر رکھ دیا اس مرتبان میں کوئی بڑا ہی زہریلا سانپ بند تھا
ارژنگ نے سانپ نکال کر اسے غور سے دیکھا اور پھر مرتبان میں بند
کر دیا۔

یہ سب کچھ ماریا کمرے میں ایک طرف کھڑی چپ چاپ دیکھ رہی تھی
اس نے اس دوران میں کوئی آواز نہ نکالی تھی کسی قسم کی حرکت نہیں کی
تھی ارژنگ کے سانپ نکالنے سے اس کا ماتھا ٹھنکا یہ شخص سانپ
سے کیوں کھیل رہا تھا؟ اس سے پہلے تو اس نے کبھی سانپوں میں
دلچسپی نہیں لی تھی ماریا سوچنے لگی اور بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش

کرنے لگی اسے خیال آیا کہ وہ ارژنگ کو پریشان کر کے اس سے راز اگلوانے کی کوشش کرے مگر ایسا ذرا مشکل تھا اس لئے کہ یہ لوگ کسی کو راز بتانے کی جگہ زہر کھا کر مر جانا زیادہ پسند کرتے تھے۔

ارژنگ کو پریشان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا............ماریا ارژنگ کے کمرے سے باہر آ گئی اس نے سوچا کہ اسے شاہی محل میں جا کر مکار عورت کملالا کی نقل و حرکت پر غور کرنا چاہیے کیونکہ اب جو کچھ کرنا ہے کملالا نے ہی کرنا ہے پھر اسے بانسری کا خیال آیا جو ارژنگ نے کملالا کے ذریعے شاہی محل میں ولی عہد شہزادے تک پہنچا دی تھی آخر اس بانسری کا راز کیا تھا۔؟ یہ لوگ بانسری پر اس قدر زور کیوں دے رہے تھے ضرور اس میں کوئی گہرا راز چھپا ہوا تھا ماریا نے شاہی محل میں جا کر کملالا کو دیکھنے اور اس کی نقل و حرکت پر غور کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

وہ ارژنگ کی حویلی سے نکل کر شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئی۔ شہر کے گنجان بازاروں اور گلی کوچوں سے نکل کر وہ کھلے میدان میں آ گئی جہاں ایک خوش نما پہاڑی کے دامن میں شاہی محل کھڑا مسکرا رہا تھا دھوپ خوب چمک رہی تھی ماریا چونکہ غائب تھی اور اسے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا اس لئے وہ بڑے اطمینان سے بازاروں اور گلی کوچوں میں سے گزرتی ہوئی شاہی محل کے دروازے پر آ گئی شاہی محل کے دروازے پر بڑا سخت پہرہ لگا ہوا تھا لیکن ماریا تو بڑی آسانی سے اندر جا سکتی تھی اسے کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا تھا۔

چنانچہ وہ آگے بڑھ کر محل کے دروازے میں سے گزر گئی اب وہ حرم کی طرف آ گئی اس طرف ملکہ کا محل تھا ملکہ کے محل کے باہر بھی بڑا سخت پہرہ لگا ہوا تھا ماریا سب کی آنکھ بچا کر یہاں سے بھی نکل گئی اب وہ شاہی حرم کی سیڑھیاں چڑھتی اوپر والے چبوترے پر آ گئی یہاں ایک

جگہ ملکہ کا خاص کمرہ تھا ماریا اس کمرے کے باہر آ کر کھڑی ہو گئی
دروازہ اندر سے بند تھا وہ کان لگا کر سننے لگی کہ اندر کیا ہو رہا ہے؟ اندر
سے کوئی خاص آواز آ رہی تھی صرف کسی وقت بانسری کی آواز آ کر گم
ہو جاتی ماریا سمجھ گئی کہ یہ وہی بانسری ہے جس کے بارے میں وہ
بہت کچھ سن چکی ہے اسے خواہش ہوئی کہ وہ اندر جا کر دیکھے کہ یہ
بانسری کون بجا رہا ہے کیونکہ وہ بانسری کے انداز کو پہچان نہ سکی تھی کسی
وقت لگتا کہ کوئی بچہ اسے بجا رہا ہے اور کسی وقت ایسے لگتا کہ کوئی سیانا
آدمی اسے بجا رہا ہے۔

ماریا نے دروازے کو ذرا سا دھکیلا تو وہ کھل گیا۔

ماریا اندر داخل ہو گئی یہ ملکہ چین کا خاص کمرہ تھا مسہری پر شہزادہ ولی
عہد لیٹا ہوا کھیل رہا تھا ملکہ چین اس کے قریب ہی کرسی پر پاؤں
پھیلائے لیٹی تھی نوکرانیاں پنکھا جھل رہی تھیں ایک ادھیڑ عمر کی نوکرانی

بچے کے پاس ہی بیٹھی تھی اس کے ہاتھ میں چھوٹی سی بانسری تھی وہ
کسی وقت خود بانسری بجانے لگتی اور کسی وقت ملکہ سے عرض کرتی کہ
وہ بجائیں ملکہ کو بانسری بجانا نہیں آتی تھی مگر وہ ایک خاص دھن بار بار
بجاتی یہی وہ خاص دھن تھی جس پر سانپ کو لگا دیا گیا تھا اور جس کے
بارے میں سوائے کمالا اور کسی کو بھی کچھ معلوم نہ تھا۔

ماریا بڑے غور سے بانسری کی دھن کو بار بار سنتی رہی پھر کمالا نے جھک
کر ادب سے ملکہ سے کہا۔

ملکہ سلامت، اس بانسری کی آواز پر شہزادہ بہت خوش ہوتا ہے میں تو
کہتی ہوں کہ یہ بانسری یہاں ہر وقت بجتی رہنی چاہیے تاکہ ولی عہد
شہزادہ ہمیشہ خوش وخرم رہے۔

ملکہ نے کہا۔

کیوں نہیں کمالا میں تو اپنے پیارے بیٹے اور ملک کے ولی عہد کی خوشی

کے لئے ہر قسم کی قربانی دے سکتی ہو یہ تو صرف بانسری بجانے کا
معاملہ ہے بانسری تو میں خود ساری رات بجا سکتی ہوں۔
ماریا سمجھ گئی کہ یہی وہ مکار عورت ہے جسے ارژنگ نے یہاں روانہ کیا
ہے اور جو اس کے ساتھ مل کر ولی عہد شہزادے کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا
رہی ہے شام ہو رہی تھی اور اب ماریا کو بھوک بھی بہت ستانے لگی تھی
اس نے سوچا کہ پہلے تو شاہی باورچی خانے میں جا کر بھوک کی آگ
بجھائی جائے اور پھر ملکہ سے مل کر اسے بتا دیا جائے کہ اس کے بیٹے کو
قتل کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔
ماریا باورچی خانے کی طرف آ گئی۔
شاہی باورچی خانے کا سراغ اسے ایک خادمہ سے ملا جو سر پر پھلوں کا
ٹوکرا رکھے وہاں جا رہی تھی ماریا اس کے ساتھ ساتھ باورچی خانے
میں داخل ہو گئی شاہی باورچی خانہ بہت بڑا تھا اور وہاں قسم قسم کے

کھانے اور پکوان پک رہے تھے موٹی موٹی عورتیں کھانا پکا رہی تھیں
نوکرانیاں بے چاری ان کے اشاروں پر ناچ رہی تھیں ایک بڑی
موٹی شاہی باورچن بار بار اپنی دبلی پتلی سی نوکرانی کو ڈانٹتی۔
اری شانگ تو کیا کر رہی ہے بدبخت چل اٹھ گرم شوربا اس میں ڈال
وہ کیتلی اٹھا کر ادھر رکھ دے۔
نوکرانی شانگ بے چاری کٹھ پتلی کی طرح کام کر رہی تھی۔
ابھی لائی بیگم جی ابھی جاتی ہوں بیگم جی۔
یہ کہہ کر اس کی زبان سوکھ رہی تھی موٹی باورچن ہر کیتلی میں سے بھنا
ہوا گوشت اٹھا اٹھا کر چکھ رہی تھی بے چاری نوکرانی کو بھی بڑی بھوک
لگی تھی اس نے ایک تھالی سے ایک ابلا ہوا انڈا اٹھا کر کھانا چاہا تو موٹی
باورچن نے زور سے اس کے ہاتھ پر ڈوئی ماری۔
کم بخت ٹدیدی، پھر انڈا کھانا شروع کر دیا کمینی ابھی ملکہ سے کہہ کر

تجھے بدر کروادوں گی بول کیا سزا دوں تجھے میں اس گستاخی کی۔؟

نوکرانی ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوگئی۔

بیگم صاحب، معاف کردیں بھوک بہت لگی تھی صبح سے کچھ نہیں کھایا غلطی ہوگئی آئندہ سے یہ غلطی کبھی نہیں ہوگی معاف کردیں سرکار۔

موٹی باورچن بولی۔

اری او کی چھٹی اگر تم سب اسی طرح کھانے لگیں تو شاہی محل کی بیگمیں کیا کھائیں گی؟ نکل جا یہاں سے باہر چل دور ہو جا میری نظروں سے۔

موٹی باورچن نے مار مار کر بے چاری کمزور سی نوکرانی کو باہر نکال دیا نوکرانی باہر جا کر ایک کونے میں بیٹھ گئی اور رونے لگی ماریا اس کے پاس گئی اس نے دیکھا کہ نوکرانی کا ایک بچہ بھی تھا جو بھوک سے بلک بلک کر رو رہا تھا اس کی رونے کی آواز پر موٹی باورچن غصے میں لال ہو

کر باہر آئی اور نوکرانی پر برسنے لگی۔

اری کمینی عورت اپنے اس بچے کو لے کر اپنی کوٹھڑی میں بھاگ جا نہیں تو ابھی اس بچے کو کچا چبا کر کھا جاؤں گی نوکرانی جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور ہاتھ جوڑ کر بولی۔

حضور کے پاؤں پڑتی ہوں میرے بچے کو کچھ نہ کہیں میں یہاں سے چلی جاتی ہوں۔

موٹی باورچن نے کہا۔

دفع ہو جاؤ دور ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے نوکرانی بے چاری جلدی سے بچہ اٹھا کر وہاں سے اپنی کوٹھڑی میں چلی گئی۔

ماریا کو موٹی باورچن پر سخت طیش آیا وہ باورچی خانے میں آ کر کھانے کے طباق غور سے تکنے لگی ایک چاندی کی تھالی اٹھا کر اس نے اس میں پلاؤ زردہ اور قورمہ ڈالنا شروع کر دیا موٹی باورچن نے بڑی

حیرت سے دیکھا کہ میز پر سے اچانک ایک تھالی غائب ہو گئی ہے اور پھر زردہ، قورما اور پلاؤ بھی غائب ہونا شروع ہو گیا ہے وہ آنکھیں مل مل کر تکنے لگی مگر اسے نہ تو ماریا نظر آ سکتی تھی اور نہ قورما اور زردہ۔

ماریا نے زردے پلاؤ سے بھری ہوئی تھالی اٹھائی اور نوکرانی کی کوٹھڑی میں آ گئی نوکرانی اپنے بھوکے بچے کو بہلانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے نوکرانی کے سامنے زردے پلاؤ کی تھالی رکھ دی اور کہا۔

اے نیک دل عورت اسے کھا اور بچے کو بھی کھلا خدا کا شکر ادا کر اس نے تیرے لیے اپنی یہ نعمتیں بھیجی ہیں میں جنت کی پری ہوں اور تمہارے لئے خدا کے حکم سے یہ نعمتیں لائی ہوں۔

بے چاری نوکرانی تو زردے پلاؤ کی تھالی دیکھ کر دنگ رہ گئی وہ تو ڈر گئی

ماریا نے کہا۔

ڈرو نہیں۔ اسے کھاؤ اور بچے کو بھی کھلاؤ۔

نوکرانی نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

اے پری میں ڈرتی ہوں اگر موٹی باورچن کو معلوم ہو گیا تو وہ میرے ساتھ بہت برا سلوک کرے گی وہ مجھے اس شہر سے نکلوا دے گی۔

ماریا نے کہا۔

تم بالکل فکر نہ کرو، وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہیں میں یہ کھانا اس کے پاس سے نہیں لائی تم آرام سے اسے کھاؤ اور بچے کو کھلاؤ۔

نوکرانی نے کہا۔

مگر یہ کھانا اور تھالی تو ہمارے ہی باورچی خانے کی ہے۔

ماریا بولی۔

تو پھر کیا ہوا کسی کو کیا خبر کہ تم نے کیا کھایا ہے زیادہ باتیں بنا کر وقت ضائع نہ کرو تمہارے بچے کو بھی بے حد بھوک لگی ہے جلدی سے کھانا شروع کرو میں پھر آؤں گی۔

ماریا نوکرانی کی کوٹھڑی سے چلی گئی۔

وہاں سے نکل کر وہ سیدھی باورچی خانے میں آئی اب اس کی بھوک بھی خوب چمک اٹھی تھی وہ بھی کچھ نہ کچھ کھا کر اپنے پیٹ کی آگ بجھانا چاہتی تھی باورچی خانے میں باورچیوں کی سردار موٹی عورت اپنے سامنے ایک طشت زردے، پلاؤ، بریانی اور بھنی ہوئی چھ بطخوں سے بھرا رکھے کھانے کی تیاریاں کر رہی تھی ماریا بھی اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئی باورچن نے جس بوٹی کو پسند کر کے اسے ہاتھ میں اٹھا کر کھانا چاہا ماریا نے اسی کو تھالی میں سے پکڑ کر اٹھا لیا بطخ کی بوٹی غائب ہوگئی باورچن بڑی تعجب سے آ گئی کہ یہ بوٹی کہاں چلی گئی؟ اس نے مرغ کی ٹانگ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو ماریا نے وہ ٹانگ بھی طشت میں سے اٹھا کر کھانی شروع کر دی باورچن کی تو عقل گم ہو کر رہ گئی کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اب ماریا نے بڑھ بڑھ کر ہاتھ بڑھایا اور طشت کے

کھانے پر ہاتھ صاف کرنے لگی۔

باورچن چیخ مار کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

کوئی بھوت میرا کھانا کھا رہا ہے پکڑو، دوڑو، کوئی بھوت میرا کھانا کھائے جا رہا ہے۔

کنیزوں اور نوکرانیوں نے آگے بڑھ کر موٹی باورچن کے گرد گھیرا ڈال دیا مگر ماریا کو اس کی ذرا پروا نہ تھی وہ تو اس گھیرے کے درمیان سے بھی آگے بڑھ کر کھانا کھا سکتی تھی آخر میں ماریا کو شرارت سوجھی اور اس نے شوربے کا پیالہ اٹھا کر موٹی باورچن کے اوپر انڈیل دیا۔

جادو کا تعویذ

باورچن چیختی چلاتی وہاں سے بھاگ گئی۔

ماریا کو باورچن کی درگت دیکھ کر بڑی ہنسی آئی خوب پیٹ بھر کر کھانے کے بعد وہ شاہی حرم میں آ گئی یہاں وہ سیدھی ملکہ کے کمرے میں پہنچی ملکہ کھانا کھانے کے بعد مسہری پر لیٹی آرام کر رہی تھی اس کے پہلو میں ولی عہد شہزادہ لیٹا ہوا سو رہا تھا نوکرانی کمالا بانسری بجا کر اٹھتے ہوئے بولی۔

ملکہ عالیہ، شہزادہ گہری نیند سو گیا ہے اگر حضور کی اجازت ہو تو میں بھی جا کر تھوڑی دیر آرام کر لوں۔

ملکہ نے کہا۔

ہاں کمالا، تو بھی بہت تھک گئی ہے اب تو جا کر آرام کر تو میرے بچے کی بہت خدمت کرتی ہے سارا دن بانسری بجا بجا کر اسے خوش رکھتی ہے میں تجھے بہت انعام واکرام دوں گی۔

مکار کمالا نے کہا۔

ملکہ سلامت مجھے کسی انعام واکرام کی ضرورت نہیں میں تو بس حضور کو اور شہزادے صاحب کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں مجھے آپ کو خوش دیکھ کر ہی خوشی مل جاتی ہے بس میرا سب سے بڑا انعام یہی ہے۔

ملکہ بولی۔

نہیں نہیں کمالا، تو میری سب سے بہترین خادمہ ہے.......... سب سے وفادار نوکرانی ہے میں تیری خدمت کو کبھی نہیں بھلاؤں گی اب تو جا کر بے شک آرام کر شہزادہ سو رہا ہے؟

کمالا نے جھک کر کہا۔

خدا حافظ ملکہ سلامت۔

خدا حافظ کمالا۔

نوکرانی باہر چلی گئی اب کمرے میں سوائے ملکہ ماریا اور شہزادے کے اور کوئی نہیں تھا شہزادہ سو رہا تھا ملکہ بھی سونے کی کوشش کر رہی تھی اس سے بہتر موقع ماریا کو نہیں مل سکتا تھا اس نے ملکہ کی مسہری کے قریب جا کر سرگوشی میں کہا۔

ملکہ سلامت، میری آواز پر گھبرانا نہیں............میں آسمان کی ایک نیک روح ہوں میں تمہاری مدد کے لئے یہاں آئی ہوں۔

ملکہ آواز سن کر ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی اسے کمرے میں کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا اس نے حیرانی سے پوچھا۔

کون..............کون ہو تم۔

ماریا نے بڑی نرم آواز میں کہا۔

ملکہ سلامت میں ایک نیک روح ہوں اور آسمانوں سے آپ کی مدد کے لئے آئی ہوں میں آپ کی دوست ہوں.........دشمن نہیں ہوں۔

ملکہ نے کہا۔

مگر..........مگر تم میری کیا مدد کرنے آئی ہو مجھے مدد کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے میں تو اس ملک کی ملکہ ہوں۔

ماریا نے کہا۔

یہ مت کہو ملکہ کہ آپ کو کسی کی مدد کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے ٹھیک ہے آپ ملکہ ہیں مگر آپ کو وہ کچھ معلوم نہیں جو مجھے معلوم ہے آپ اس وقت چاروں طرف سے سخت مصیبت میں گھر گئی ہیں۔

ملکہ نے چونک کر کہا۔

کیا مطلب۔؟

مطلب یہ کہ آپ کے خلاف ایک زبردست سازش ہو رہی ہے۔

میرے خلاف۔

ماریا نے کہا۔

ہاں آپ کے اور آپ کے ولی عہد شہزادے کے خلاف۔

ملکہ نے کہا۔

یہ.........یہ تم کیا کر رہی ہو اے آسمانی روح۔

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں ملکہ سلامت، آپ کے ولی عہد پر اس سے
پہلے بھی قاتلانہ حملہ ہو چکا ہے کیا آپ کو معلوم ہے ناں۔؟

ملکہ بولی۔

ہاں مجھے معلوم ہے۔

ماریا نے کہا۔

تو پھر یہ سمجھ لیں کہ ایک سازش آپ کے بچے کے خلاف اور ہو رہی

ہے یہ سازش بڑی ہی خطرناک ہے۔

مگر کون سازش کر رہا ہے میرے بچے کے خلاف۔؟

آپ کے دشمن، آپ کے وطن کے دشمن جو لوگ آپ کے ملک پر قبضہ
کرنا چاہتے ہیں جو آپ کے شاہی خاندان کا چراغ ہمیشہ کے لئے گل
کر دینا چاہتے ہیں جو یہ نہیں چاہتے کہ اس ملک پر آپ حکومت کریں

کون ہیں وہ لوگ۔؟

وہی ہن قوم کے گوریلے جو اس ملک کے چپے چپے پر آپ کے خلاف
سازشیں کرتے پھرتے ہیں۔

ملکہ نے کہا۔

مگر ہم نے تو ان کی سرغنہ عورت کو گرفتار کر لیا تھا، وہ تو زہر کھا کر خودکشی
بھی کر چکی ہے۔

ماریا نے کہا۔

ٹھیک ہے ملکہ سلامت ،مگر وہ اکیلی ہی آپ کی دشمن نہیں ہے اس شہر
میں دوسرے لوگ بھی ہیں جو آپ کے خلاف منصوبے اور خطرناک
سازشیں بنا رہے ہیں۔

ملکہ نے کہا۔

کون ہیں وہ لوگ۔؟

ماریا بولی۔

ان میں سے ایک تو یہ آپ کی نوکرانی کملا بھی ہے۔

ملکہ ایک دم سے بھڑک اٹھی۔

یہ غلط ہے یہ جھوٹ ہے کملا ایسا نہیں کر سکتی وہ میرے شہزادے سے
اتنا ہی پیار کرتی ہے جتنا پیار میں کرتی ہوں وہ تو صبح سے لے کر شام
تک اسے کھلاتی رہتی ہے تم جھوٹ بول رہی ہو تم آسمانی روح نہیں ہو
تم ضرور کوئی بھوت پریت ہو یا کوئی بھٹکی ہوئی بدروح ہو یہاں سے

بھاگ جاؤ نہیں تو میرے پاس ایسے شاہی منتر ہیں کہ اگر میں نے
انہیں پڑھ دیا تو تم بھسم ہو کر ختم ہو جاؤ گی۔

ماریا بڑی پریشان ہوئی کہ اس پاگل ملکہ کو کیا ہو گیا ہے........اسے
اپنی بھلائی برائی کا کچھ پتہ ہی نہیں اس نے کہا۔

ہوش کی دوا لو ملکہ سلامت ،تمہاری آنکھوں پر لوگوں نے پٹی باندھ دی
ہے کملا تمہارے خاندان کی سب سے بڑی دشمن ہے اس کا ایک
خوفناک ساتھی ارژنگ ہے جو شہر میں سانپ کے کاٹے کا علاج کرتا
ہے اس کی تجویز سے یہ بانسری محل میں بھجوائی گئی ہے اس بانسری میں
کوئی بڑا ہی بھیانک راز چھپا ہوا ہے۔

ملکہ نے پوچھا۔

کیا ہے وہ راز۔؟

ماریا نے کہا۔

کاش مجھے خود معلوم ہوتا افسوس یہی ہے کہ مجھے خود نہیں معلوم کہ یہ
لوگ بانسری سے کون سا خطرناک کام لینا چاہتے ہیں۔
ملکہ نے ہنس کر کہا۔
اگر تمہیں بھی معلوم نہیں کہ بانسری کا خطرناک راز کیا ہے تو پھر تم کو کچھ
بھی معلوم نہیں ہے تمہاری کسی بات پر اعتبار نہیں کر سکتی تم جھوٹی ہو تم
مکار ہو اور کمالا کی دشمن ہو، اگر تم فوراً یہاں سے نہ گئیں تو میں منتر پڑھ
کر تجھے ہلاک کر ڈالوں گی بھاگ جا یہاں سے اے بدروح ورنہ
میں تمہارے ساتھ بڑا بھیانک سلوک کروں گی۔
ماریا سمجھ گئی کہ یہ ملکہ پوری طرح کمالا کے جادو میں آچکی ہے کمالا نے
اپنی چکنی چپڑی باتوں سے اس پر جادو کر دیا ہے اور وہ اس کی برائی
سننے پر کسی صورت بھی تیار نہیں ہو رہی تھی اس نے آخری بار کہا۔
ملکہ سلامت تم اپنے بچے کو اگر خطرے میں ڈالنا چاہتی ہو تو میں تمہیں

کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن اس ملک کے لئے اس ملک کے عوام کے لئے
اور شاہی خاندان کو بچانے کے لئے تمہیں میری باتوں کو غور سے سننا
ہوگا ابھی حکم دو کہ کمالا کو گرفتار کر لیا جائے اور ارژنگ کے مکان پر
چھاپہ مار کر اسے بھی پکڑ کر دربار میں حاضر کیا جائے۔
ملکہ نے تلخ لہجے میں کہا۔
خبردار، جو تم نے ایک لفظ بھی میری وفادار خادمہ کے خلاف زبان
سے نکالا یہاں سے دور ہو جا..........
ماریا نے سوچا کہ ملکہ پاگل ہو گئی ہے کمالا نے ضرور کوئی تعویذ پانی میں
گھول کر اسے پلا دیا ہے وہ چپکے سے ملکہ کے کمرے سے باہر نکل گئی
اس نے سوچا کہ یہاں سے سیدھا بادشاہ فوما نچو سے جا کر ملا جائے
اس لئے کہ بادشاہ اس کی بات ضرور سنے گا مکار کمالا کا جادو اس پر نہیں
چلا ہوگا۔

لیکن مکار کمالا نے ماریا کی ساری باتیں سن لی تھیں وہ سمجھ گئی کہ کوئی بد روح اس کا پیچھا کر رہی ہے اس کے پاس جادوگرنی کا دیا ہوا ایک تعویذ تھا جسے اگر پانی میں گھول کر پلا دیا جائے تو آدمی پلانے والے کا غلام ہو جاتا ہے اور اس کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں سن سکتا کمالا نے یہی تعویذ ملکہ چین کو پلا رکھا تھا اب وہ ایک اور تعویذ لے کر بڑی تیزی سے بادشاہ کے کمرے کی طرف بڑھی وہ بدروح کے پہنچنے سے پہلے پہلے بادشاہ کے پاس جا کر اسے کسی نہ کسی طرح وہ تعویذ پلا دینا چاہتی تھی تاکہ ماریا کی باتوں کا اس پر بھی کوئی اثر نہ ہو وہ جس وقت بادشاہ کے کمرے میں پہنچی تو بادشاہ اس وقت کھانا کھا رہا تھا اس کا وزیر اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

کمالا نے تعویذ اس گلاس میں چپکے سے گھول دیا جس میں بادشاہ نے پانی پینا تھا پھر خود سونے کے جگ میں سے اس نے پانی ڈال کر بادشاہ

کی طرف بڑھی بادشاہ نے مسکرا کر مکار عورت کی طرف دیکھا اور کہا۔

تم کو ہمارا کس قدر خیال رہتا ہے کمالا، میں تم سے بڑا خوش ہوں۔

کمالا نے کہا۔

حضور کی عمر دوگنی ہو اور حضور کا خاندان رہتی دنیا تک چین پر حکومت کرتا رہے میری تو زندگی کی سب سے بڑی خوشی یہی ہے کہ میں آپ کے خاندان کی خدمت کرتی رہوں۔

جس وقت ماریا بادشاہ کے کمرے میں داخل ہوئی اس وقت بادشاہ تعویذ ملا پانی پی رہا تھا ماریا کو فوراً احساس ہو گیا کہ مکار کمالا اپنا کام کر چکی ہے اب اس کی باتوں کا بادشاہ پر بھی کوئی اثر نہ ہو گا پھر بھی اس نے سوچا کہ بادشاہ اگر اکیلا ہو تو اسے خطرے سے آگاہ کر دیا جائے کھانا کھانے کے بعد وزیر اور کمالا سلام کر کے چلے گئے بادشاہ کمرے میں اکیلا رہ گیا ماریا بڑی خاموشی سے بادشاہ کے قریب آئی اور اس

نے بڑی نرم آواز میں کہا۔

فومانچو، میری آواز پہچانتے ہو۔؟

بادشاہ نے تعجب سے اوپر دیکھ کر کہا۔

کون؟

میں تمہاری ماں کی روح ہوں بیٹے۔

یہ خیال ماریا کو اسی وقت آیا تھا کہ کیوں نہ وہ فومانچو سے اس کی ماں کی روح بن کر بات کرے اس طرح ہوسکتا ہے اس پر اثر ہو جائے فومانچو ایک دم سجدے میں گر پڑا کیونکہ پرانے چین کے لوگ اپنے ماں باپ کی روحوں کی پوجا کیا کرتے تھے اور جانتے تھے کہ ان کے ماں باپ کی روحیں اگر چاہیں تو اپنے بچوں سے آ کر مل سکتی ہیں بادشاہ نے کہا۔

اے نیک ماں، میں کس قدر خوش نصیب ہوں کہ تم نے جنت سے اُتر کر میری عزت بڑھائی اور اپنے بچے سے ملنے آئی میں تمہاری کیا خدمت کرسکتا ہوں؟

ماریا نے کہا۔

بیٹے تم میری یہی خدمت کر سکتے ہو کہ اپنے خاندان کی حفاظت کرو اپنی اولاد کو تباہی اور بربادی سے بچائے رکھو اور اپنے باپ دادا کا نام روشن کرو۔

بادشاہ نے کہا۔

پیاری ماں میں نے ہمیشہ یہی کیا ہے میں نے ہمیشہ اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنے خاندان کی حفاظت کی ہے۔

ماریا بولی۔

مگر بیٹا، اس وقت تمہارے بچے کی زندگی خطرے میں ہے۔

نے بڑی نرم آواز میں کہا۔

فومانچو، میری آواز پہچانتے ہو۔؟

بادشاہ نے تعجب سے اوپر دیکھ کر کہا۔

کون؟

میں تمہاری ماں کی روح ہوں بیٹے۔

یہ خیال ماریا کو اسی وقت آیا تھا کہ کیوں نہ وہ فومانچو سے اس کی ماں کی
روح بن کر بات کرے اس طرح ہوسکتا ہے اس پر اثر ہو جائے فومانچو
ایک دم سجدے میں گر پڑا کیونکہ پرانے چین کے لوگ اپنے ماں باپ
کی روحوں کی پوجا کیا کرتے تھے اور جانتے تھے کہ ان کے ماں باپ
کی روحیں اگر چاہیں تو اپنے بچوں سے آکر مل سکتی ہیں بادشاہ نے
کہا۔

اے نیک ماں، میں کس قدر خوش نصیب ہوں کہ تم نے جنت سے اُتر

کر میری عزت بڑھائی اور اپنے بچے سے ملنے آئی میں تمہاری کیا
خدمت کرسکتا ہوں؟

ماریا نے کہا۔

بیٹے تم میری یہی خدمت کر سکتے ہو کہ اپنے خاندان کی حفاظت کرو
اپنی اولاد کو تباہی اور بربادی سے بچائے رکھو اور اپنے باپ دادا کا نام
روشن کرو۔

بادشاہ نے کہا۔

پیاری ماں میں نے ہمیشہ یہی کیا ہے میں نے ہمیشہ اپنے باپ دادا
کے نام کو روشن کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنے خاندان کی حفاظت کی
ہے۔

ماریا بولی۔

مگر بیٹا، اس وقت تمہارے بچے کی زندگی خطرے میں ہے۔

کیا کہا ماں میرے شہزادے کی زندگی خطرے میں ہے اس کے خلاف
لوگ بڑی بڑی سازشیں کر رہے ہیں۔

بادشاہ نے حیرانی سے پوچھا۔

ماں وہ کون لوگ ہیں جو میرے بچے کے خلاف میری اولاد کے خلاف
سازش کر رہے ہیں مجھے ان کے بارے میں بتاؤ۔
میں انہیں قتل کروا دوں گا جو لوگ سازش کر چکے ہیں وہ مر گئے ہیں
اب تو اس شہر میں میرا کوئی بھی دشمن باقی نہیں بچا۔

یہ تمہارا وہم ہے بیٹا ابھی اس شہر میں تمہارے بے شمار دشمن ہیں جو
تمہارے خاندان کو تباہ کر کے خود چین کے تخت پر بیٹھنا چاہتے ہیں جو
تمہارے بچے کو قتل کر کے تمہارے تخت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

بادشاہ نے گرج کر کہا۔

مجھے ان کے نام بتاؤ ماں،، میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا ماریا نے

جب دیکھا کہ لوہا گرم ہے تو اس پر جھٹ کہا۔

تمہارے بچے کی سب سے بڑی دشمن اس وقت تمہاری نوکرانی کمالا
ہے۔

بادشاہ نے سر ہلا کر کہا۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ماں کمالا میری بڑی وفادار نوکرانی ہے جتنا اسے
میرے خاندان کے بچوں سے پیار ہے اتنا پیار تو مجھے بھی نہیں، وہ تو
ملکہ سے بڑھ کر میرے بچے کی خدمت کرتی ہے تمہیں غلطی لگی ہے
ماں کمالا ایسی نہیں ہے۔

ماریا نے کہا۔

میری بات پر بھروسہ کرو فانچو یہ عورت تمہاری اور تمہارے خاندان
کی جانی دشمن ہے اسے فوراً قتل کروا دو ورنہ تمہیں شہزادے کی زندگی
سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔

بادشاہ نے سخت لہجے میں کہا۔

ہاں، میں کمالا کے خلاف اسی طرح ایک لفظ بھی نہیں سن سکتا جس طرح میں تمہارے خلاف کسی کی زبان سے ایک لفظ نہیں سن سکتا۔

ماریا نا امید ہوگئی پھر اس نے ارژنگ کے بارے میں بادشاہ سے کہا۔

تو پھر تم ایسا کرو کہ شہر میں ارژنگ کو جا کر گرفتار کر لو وہ تو تمہارا پرانا دشمن ہے اس نے تو تمہارے بچے کو پہلے بھی ہلاک کرنے کی سازش کی تھی۔

کہاں ہے وہ میرا دشمن اسے تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا،

ماریا نے بادشاہ کو ارژنگ کا مکمل پتہ بتا دیا۔

ارژنگ کو اذیت دے کر پوچھو وہ تمہیں کمالا کے بارے میں سب کچھ بتا دے گا یہ دونوں آپس میں مل کر ولی عہد کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔

بادشاہ نے کہا۔

اور اگر ارژنگ نے کچھ نہ بتایا تو پھر میں یہ کہوں گا کہ ماں کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے میں ابھی ارژنگ کو گرفتار کروا کر اپنے دربار میں پیش کرتا ہوں۔

ماریا خاموش ہوگئی اس کی یہ چال بھی ناکام ہوگئی تھی اس نے صرف اتنا کہا۔

اچھا بیٹا جب تم ارژنگ کو گرفتار کر لو گے تو میں پھر تمہارے پاس آؤں گی خدا حافظ۔!

بادشاہ نے اسی وقت وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ شہر میں جا کر ارژنگ کے مکان کا گھیرا ڈال کر اسے گرفتار کر کے پیش کیا جائے لیکن کمالا بڑی مکار تھی اس نے اسی وقت ارژنگ کو اپنے ایک جاسوس کے ذریعے خبر کر دی تھی کہ وہ وہاں سے بھاگ کر کسی دوسری جگہ چلا جائے چنانچہ جس

وقت شاہی فوج اس کے گھر میں پہنچی تو وہاں سوائے ٹوٹے پھوٹے
مرتبانوں کے اور کچھ بھی نہیں تھا زہریلے سانپ بھی ارژنگ اپنے
ساتھ لے گیا تھا۔

قبرستان کی رات

شہر سے باہر ٹیلے پر ایک پرانا قبرستان تھا۔

ارژنگ نے شہر سے بھاگ کر اس قبرستان میں پناہ لی اس نے تمام
سانپوں کے مرتبان توڑ دیے اور سانپوں کو دریا میں بہا دیا لیکن سب

سے زہریلا وہ سانپ اپنے پاس مرتبان میں بند رکھا جس کو اس نے
اور کمالا نے بانسری کی آواز پر لگا رکھا تھا ارژنگ کے لیے دشمن کے شہر
میں یہ آخری معرکہ تھا اسے معلوم تھا کہ اگر اس دفعہ وہ اپنی مہم میں
ناکام ہو گیا تو پھر وہ اس شہر میں نہ رہ سکے گا۔

قبرستان غیر آباد تھا، وہاں پر نئے مردوں کو دفن نہیں کرتے تھے کیونکہ
زمین کے اندر شورہ پیدا ہو گیا تھا ارژنگ نے ایک پرانی قبر کھود کر
مردے کی ہڈیاں باہر پھینکیں اور خود اس کے اندر ڈیرا جما کر بیٹھ گیا
کسی کو شبہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ ارژنگ قبر کے اندر رہ رہا ہے پہلی
رات اسے قبر کے اندر لیٹے لیٹے ڈر لگا اسے مردے کا چہرہ اپنے اوپر
جھکا ہوا محسوس ہوا مگر اس نے بڑے حوصلے سے کام لیا اور دوسری
رات وہ بڑے آرام سے سویا رہا اس نے اپنے جاسوس کے ہاتھ کمالا
کو پیغام بھجوا دیا تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح اسے قبرستان میں آ کر ملے

..........کیونکہ وہ قبر سے باہر نہیں نکل سکتا کمالا کو اس کی اطلاع ملی تو وہ ارژنگ سے ملاقات کرنے چل پڑی۔

مکار کمالا نے اپنے آپ کو سیاہ لبادے میں چھپا رکھا تھا اگرچہ ماریا اسی جگہ شاہی محل کے ارد گرد منڈلایا کرتی تھی مگر کمالا اس ہوشیاری کے ساتھ وہاں سے نکلی کہ ماریا کو بھی خبر نہ ہو سکی وہ سیدھی قبرستان میں آ گئی اور اس نے قبروں میں ارژنگ کو تلاش کرنا شروع کر دیا آخر وہ اسے ایک قبر کے اندر مل گیا جونہی ارژنگ نے کمالا کو دیکھا وہ جلدی سے باہر آ گیا قبرستان میں رات کا اندھیرا پھیلنا شروع ہو گیا تھا ارژنگ نے کمالا سے پوچھا۔

وہ کون روح تھی جس نے تم سے اور ملکہ سے باتیں کی تھیں؟ کمالا نے اسے حال سنا ڈالا ارژنگ نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔

ہو نہ ہو یہ وہی ماریا ہے جو اپنے بھائیوں عنبر اور ناگ کی تلاش میں

یہاں آئی ہوئی ہے اسے کسی جادوگر نے جادو کے زور سے غائب کر دیا ہے وہ خود تو سب کو دیکھ سکتی ہے مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیا اسے خبر نہیں کہ ناگ اور عنبر بھی وہیں شاہی محل میں رہتے ہیں۔؟

کمالا بولی۔

میرا خیال ہے کہ ابھی تک اسے یہ خبر نہیں ہوئی کیونکہ میں نے عنبر اور ناگ کو کل ہی ماریا کے بارے میں فکر کا اظہار کرتے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ خدا جانے ماریا کہاں ہے کس حال میں ہے۔؟

ٹھیک ہے لیکن اس عورت کا محل میں آ جانا کوئی اچھی بات نہیں ہے یہ اسی کی مخبری کا نتیجہ ہے کہ آج میں اپنا شہر والا مکان چھوڑ کر یہاں قبرستان کے اندر پڑا ہوں۔

کمالا نے کہا۔

اب مجھے بتاؤ کہ کیا کرنا ہے وقت بہت کم رہ گیا ہے ماریا کا حملہ ملکہ اور

بادشاہ پر میں نے بے اثر کر دیا ہے مگر کل کی کوئی خبر نہیں ہو سکتا ہے ملکہ پر میرے تعویذ کا اثر جاتا رہے اور کل اس پر ماریا کی باتوں کا جادو چل جائے پھر میری جان کی خیر نہیں ہے۔

ارژنگ نے کہا۔

اگر ایسا ہو گیا تو بادشاہ کبھی تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا ہمارا سارا منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔

اسی لئے تو میں تمہیں ملنے آئی ہوں کیا تم سانپ اپنے ساتھ لے آئے ہو۔؟

ہاں، میں نے سارے سانپ دریا میں پھینک دیے ہیں مگر زہریلا بانسری والا سانپ اپنے ساتھ لایا ہوں تم یہ بتاؤ کہ تم نے ولی عہد شہزادے پر بانسری کی مشق پوری کر لی ہے؟ کیا تمہیں یقین ہے کہ اگر سانپ چھوڑا گیا تو وہ بانسری کی آواز پر سیدھا ولی عہد شہزادے

کے کمرے میں چلا جائے گا۔؟

کمالا نے کہا۔

کیوں نہیں جائے گا میں نے سانپ اور بانسری دونوں پر بڑی محنت کی ہے دن رات میں کئی بار میں نے کمرے میں جا کر بانسری بجائی ہے بہتر ہے کہ تم کل کسی وقت رات کو سانپ لے کر محل کے باہر پچھلی دیوار والی کھڑکی کے نیچے آ جاؤ جوں ہی میں بانسری بجانی شروع کروں تم سانپ کو مرتبان میں سے باہر نکال دو وہ اپنے آپ بانسری کی آواز پر شہزادے کے کمرے میں آ جائے گا اور پھر اس کا کام تمام کر دے گا۔

ارژنگ نے تشویش سے کہا۔

کمالا، اگر سانپ اوپر جانے میں ناکام رہا تو پھر کیا ہو گا؟

کمالا بولی۔

تم اس رات محل کے نیچے گھوڑا لے کر موجود رہنا اگر سانپ نے شہزادے کو نہ ڈسا تو بھی اور اگر ڈس لیا جب بھی میں کھڑکی میں سے رسی کے ذریعے نیچے آ جاؤں گی اور تمہارے ساتھ وہاں سے بھاگ جاؤں گی کیونکہ اس کے بعد میرا وہاں رہنا خطرے سے خالی نہیں ہو گا سانپ نے شہزادے کو ڈس لیا تو بھی بانسری کا راز فاش ہو جائے گا اگر سانپ نے شہزادے کو نہ کاٹا تو میں خود اسے زہر دے دوں گی اس کے بعد بھی مجھے وہاں سے بھاگنا ہی پڑے گا بہرحال تم محل کے نیچے گھوڑا لیے میری راہ دیکھنا۔

ارژنگ بولا۔

فکر نہ کرو، میں وہاں پر موجود رہوں گا اب تم جاؤ مگر ذرا ہوشیار ہو کر جانا ہو سکتا ہے کوئی جاسوس تمہارا تعاقب کر رہا ہو میں کل رات ستارہ زہرہ کے طلوع ہوتے ہی محل کی پچھلی کھڑکی کے نیچے آ جاؤں گا۔

کملا نے پوچھا۔

مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ تم پہنچ گئے ہو؟

ارژنگ بولا۔

میں محل کے نیچے آتے ہی ایک مشعل روشن کروں گا اس مشعل کی روشنی تمہیں نیچے کھائی کی جھاڑیوں میں نظر آ جائے گی میں مشعل کو چار مرتبہ ہلاؤں گا اس کے ساتھ ہی تم بانسری بجانا.........تمہاری بانسری بجانے کی آواز پر میں سانپ کو چھوڑ دوں گا تم میری بات کو اچھی طرح سمجھ گئی ہو ناں۔؟

ہاں ارژنگ میں تمہاری ایک ایک بات کو اچھی طرح سمجھ گئی ہوں اب میں جاتی ہوں کل رات ستارہ زہرہ کے آسمان پر نکلتے ہی میں شہزادے کے کمرے کی کھڑکی پر آن کھڑی ہوں گی اور تمہاری مشعل کی روشنی کا انتظار کروں گی۔

ٹھیک ہے اب تم جلدی سے واپس چلی جاؤ۔

کملا قبروں میں سے نکل کر شاہی محل کی طرف روانہ ہوگئی۔

کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی کہ کملا شاہی محل سے نکل کر قبرستان میں جا کر ارژنگ سے ملاقات کر آئی ہے وہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ پیدل چلتی محل کے پچھلی جانب پہنچی وہاں اس نے کالے رنگ کے رسے کی ایک سیڑھی لٹکا رکھی تھی اس سیڑھی پر چڑھ کر وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے ہو کر اندر چلی گئی کملا کی بات تو یہ تھی کہ اس نے ماریا کو بھی دھوکہ دے دیا تھا جو ہر وقت شاہی محل کے دروازے پر منڈلاتی رہتی تھی۔

ماریا رات کو محل کے اندر اوپر والی بارہ دری میں سوتی تھی اور دن کو موٹی باورچن کے باورچی خانے میں جا کر خوب مزے سے کھانا کھاتی پھر وہ کملا کا تعاقب شروع کر دیتی اور رات کو بارہ دری میں جا کر سو جاتی

کملا رات ہی کو شاہی محل سے نکل کر باہر گئی اور ماریا کو خبر تک نہ ہوئی کملا چپکے سے جا کر سو گئی اور دوسرے دن کا انتظار کرنے لگی سارا دن وہ ملکہ کے پاس بیٹھی اس کی خدمت کرتی رہی وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو شک بھی ہو کہ اس کے دل میں کیا ہے اس روز کملا نے شہزادے سے بھی بہت پیار کیا شاید اس خیال سے بھی کہ اسے معلوم تھا یہ شہزادے کا آخری دن ہے۔

شام ہوگئی۔

پھر رات کا اندھیرا پھیل گیا وہ شہزادے کے کمرے میں آ گئی ملکہ نے شہزادے کو پیار کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی دو کنیزیں شہزادے کے آس پاس بستروں پر سونے لگیں تو کملا نے انہیں یہ کہہ کر وہاں سے چلتا کیا کہ شہزادے کی صحت پر ان کے خراٹوں کی آواز کا برا اثر پڑتا ہے ویسے بھی وہاں کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ کملا کے حکم کے آگے سر

اٹھا سکے تو کرانیاں کمرے سے چلی گئیں کمالا نے شہزادے کو سلا دیا اور
خود کھڑکی کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

آدھی رات کو اس نے آسمان کی طرف دیکھا وہاں سے ستارہ زہرہ
نمودار ہونا شروع ہوا تو کمالا محل کی کھڑکی کے نیچے کھائی میں دیکھنے لگی
وہاں اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا ادھر ارژنگ بھی قبر سے نکل کر
چھپتا چھپاتا رات کو گشت کرنے والے سپاہیوں اور پہریداروں کی
نظروں سے بچتا محل کی پچھلی دیوار والی کھڑکی کے نیچے پہنچ گیا تھا

ارژنگ نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا.............کیوں کہ وقت پورا
ہو گیا تھا اس نے ایک چھوٹی سی مشعل نکال کر اسے آگ دکھائی مشعل
روشن ہوئی تو جھاڑیوں کے نیچے اس نے دو چار مرتبہ لہرایا اس کے بعد
اس نے مشعل کو بجھا کر جھاڑیوں میں پھینک دیا۔

کھڑکی میں بیٹھی ہوئی کمالا نے جوں ہی مشعل کی روشن کو کھائی ہیں

چار مرتبہ لہراتے دیکھا فوراً اس نے بانسری کی آواز پر کان لگائے بیٹھا
تھا جوں ہی اس نے بانسری کی آواز سنی فوراً زہریلے سانپ والا
مرتبان نکال کر اس کے منہ پر سے کپڑا ہٹا دیا یہ وہ سانپ تھا جو بانسری
کی ایک خاص دھن پر لگا ہوا تھا اسے عادت ڈال دی گئی تھی کہ جوں
ہی بانسری کی خاص دھن بجے وہ باہر آ کر اس کی طرف چلنا شروع کر
دے۔

سانپ مرتبان کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔

جوں ہی اس نے بانسری کی آواز سنی سانپ نے آہستہ آہستہ مرتبان
سے باہر آنا شروع کر دیا ارژنگ اسے بالکل کھڑکی کے نیچے لے کر
بیٹھا ہوا تھا اور پر مکار کمالا بھی کھڑکی کے باہر منہ کر کے بانسری بجا رہی
تھی سانپ نے مرتبان میں سے نکل کر بانسری کی آواز کے ساتھ
ساتھ رینگنا شروع کر دیا وہ دیوار پر رینگتا ہوا اوپر چڑھ رہا تھا ارژنگ

نے مرتبان کھائی میں پھینک دیا تھا اور خود درختوں کے نیچے گھوڑوں
کے پاس کھڑا تھا وہ اپنے ساتھ ایک گھوڑا کمالا کے لئے فالتو لایا تھا
سانپ کھڑکی کے پاس پہنچ گیا تھا کمالا اوپر کھڑکی میں بیٹھی برابر
بانسری بجا رہی تھی اب کمالا نے بھی سانپ کو دیوار پر اوپر چڑھتے دیکھ
لیا تھا سانپ کھڑکی کے پاس آ گیا کمالا بانسری بجاتی ہوئی وہاں سے
اٹھ کر کمرے میں آ گئی سانپ کھڑکی میں آ کر رک گیا اس نے اپنا
پھن اٹھا کر کمرے کے اندر دیکھا اور چھجے سے نیچے اتر کر جدھر سے
بانسری کی آواز آ رہی تھی ادھر کو چلنے لگا۔

اب ذرا ماریا کا حال بھی سنیں کہ وہ کہاں ہے۔

ماریا اپنی بارہ دری میں لیٹی ہوئی عنبر اور ناگ کے بارے میں سوچ
رہی تھی اسے نیند نہیں آ رہی تھی کیونکہ گرمی اور مچھر بہت تھے وہ اٹھ کر
محل کی دیوار کے اوپر ٹہلنے لگی اچانک اسے بانسری کی آواز سنائی دی

وہ چونکی ہوگئی کیونکہ یہ اسی بھیانک اور منحوس بانسری کی آواز تھی جس
کے بارے میں ماریا نے ارژنگ اور ورشا کی زبانی بہت کچھ سن رکھا
تھا اور جس کے بارے میں اسے معلوم تھا کہ یہ ولی عہد شہزادے کو
ہلاک کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

ماریا جلدی سے بارہ دری سے نیچے آ گئی اس نے محسوس کیا کہ بانسری
کی آواز اس طرف سے آ رہی ہے جس طرف ولی عہد شہزادے کا کمرہ
ہے ماریا ایک پل ضائع کئے بغیر وہاں سے شہزادے کے کمرے کی
طرف بھاگی راستے میں اس کے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سن
کر پہرے دار چوکس ہو کر بولا۔

کون ہے؟ بولو نہیں تو نیزہ مار دوں گا۔

ماریا پہرے دار کو نظر تو نہیں آ رہی تھی لیکن اس نے ماریا کے بھاگنے کی
آواز صاف سن لی تھی ماریا خاموش ہو گئی اور دبے پاؤں آگے بڑھتے

لگی پہرے دار نے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر بڑا حیران ہوا کہ یہ آواز تھی
یا اس نے جاگتے ہوئے کوئی خواب دیکھا تھا۔

ماریا جلدی جلدی غلام گردش میں آ گئی یہاں اندھیرا تھا صرف دور
ایک لیمپ جل رہا تھا راستے میں موٹا پہریدار ڈھال سرہانے رکھے سو
رہا تھا ماریا کو اس پر بڑا غصہ آیا کیونکہ اس نے سارے راستے کو گھیر رکھا
تھا ماریا چاہتی تھی کہ اس کے پیٹ پر پاؤں رکھ کر بھاگ جائے مگر یہ
وقت مذاق اور دل لگی کا نہیں تھا کیوں کہ پہرے دار اٹھ کر شور مچا سکتا
تھا بانسری کی آواز برابر آ رہی تھی۔

ماریا اب شہزادے کے کمرے کے قریب آ چکی تھی اس نے کمرے
کے دروازے پر کان لگا کر سنا بانسری کی آواز رک گئی تھی اس نے
دروازے کو آہستہ سے دھکا دیا تو دروازہ کھل گیا اس نے پردہ ایک
طرف ہٹایا تو اندر کا منظر دیکھ کر وہ کانپ گئی۔

شہزادہ اپنے پلنگ پر میٹھی نیند سو رہا تھا۔

ایک سیاہ کالا سانپ اپنا پھن پھیلائے شہزادے کے چہرے پر جھوم
رہا تھا کمالا کھڑکی سے باہر رسی کی سیڑھی پر اتر رہی تھی ماریا کے لئے یہ
وقت بڑا نازک تھا اگر وہ بھاگ کر اندر جاتی ہے تو خطرہ ہے کہ سانپ
گھبرا کر شہزادے کو ڈس نہ لے..........اگر رک کر انتظار کرتی ہے
تو ہو سکتا ہے سانپ پھر بھی اسے کاٹ لے ادھر کمالا کو گرفتار کرنا بھی
بہت ضروری تھا۔

ماریا قدم قدم آگے بڑھنے لگی اس نے دیوار پر لٹکی ہوئی تلوار نکال کر
ہاتھ میں لے لی وہ آہستہ آہستہ چلتی سانپ کے پیچھے آ گئی غنیمت کی
بات یہ تھی کہ وہ سانپ کو نظر نہیں آ رہی تھی مگر سانپ نے اس کی
موجودگی کو محسوس کر لیا تھا ماریا پیچھے سے آ کر سانپ پر حملہ کرنے ہی
والی تھی کہ سانپ نے ایک سیکنڈ کے اندر اندر لپک کر شہزادے ولی عہد

کی گردن پر ڈس دیا ماریا کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی اس نے تلوار کا
ایک ہی ہاتھ مار کر سانپ کے دو ٹکڑے کر دیے اور شور مچا دیا۔

شہزادے کو سانپ نے کاٹ کھایا............شہزادے کو سانپ نے
کاٹ کھایا.............

ماریا نے جھک کر کھڑکی میں دیکھا رسی کی سیڑھی پر کمالا نیچے اتر رہی تھی
اس نے تلوار مار کر رسی کاٹ دی مگر کمالا زمین کے قریب پہنچ چکی تھی
جھاڑیوں میں سے ارژنگ نے نکل کر اسے گھوڑے پر بٹھایا اور
گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے نکل کر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

شیر کی دھاڑ

شاہی محل میں ہر طرف ایک شور مچ گیا۔

ملکہ، بادشاہ وزیر اور درباری سبھی شہزادے کے کمرے کی طرف
بھاگے ماریا کو یقین تھا کہ ولی عہد شہزادہ سانپ کے زہر سے بچ نہیں
سکے گا اس نے فیصلہ کیا کہ وہ شہزادے کے قاتلوں کا پیچھا کرے گی
تاکہ انہیں گرفتار کر کے سزا تو دلائی جا سکے اس نے شاہی محل سے نکل
کر ایک گھوڑا پکڑا اور جس طرف ارژنگ اور کمالا وغیرہ گئے تھے ادھر
کو روانہ ہو گئی رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیلا ہوا تھا ارژنگ اور
کمالا خدا جانے کس طرف غائب ہو گئے تھے مگر ماریا اندازے کے
مطابق ایک ویران سڑک پر جنگل میں گھوڑا سرپٹ دوڑائے بھاگی جا
رہی تھی۔

ادھر محل میں شہزادے کو سانپ کاٹنے کی خبر عنبر اور ناگ کو بھی لگی ناگ
اسی وقت عنبر کو ساتھ لے کر شہزادے کے کمرے میں آ گیا غم کے
مارے ملکہ تو بے ہوش ہو چکی تھی بادشاہ سر جھکائے بیٹھا تھا درباری
اداس تھے ننھا شہزادہ پلنگ پر پڑا آخری سانس لے رہا تھا سانپ کا
زہر اپنا اثر کر چکا تھا اب اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی تھی شاہی
حکیم اس کے اوپر جھکے ہوئے اپنا اپنا زور لگا رہے تھے مگر سب ناکام
ہو گئے ناگ نے اندر داخل ہوتے ہی ولی عہد شہزادے کو غور سے
دیکھا اور اس جگہ کا معائنہ کیا جہاں زہریلے سانپ نے کاٹا تھا ناگ
نے شاہی حکیموں کو پرے ہٹا دیا شہزادے کی گردن کے زخم پر انگلی رکھی
اور آنکھیں بند کر لیں شہزادے کا جسم نیلا پڑ گیا تھا اور سانس اکھڑنا
شروع ہو گیا تھا اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی شاہی حکیم نے ناگ
کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

بیٹا، اب کچھ نہیں ہو سکتا۔
ناگ نے کہا۔
مجھے کوشش کر لینے دیجیے۔
دوسرے داڑھی والے حکیم نے کہا۔
بیٹا جہاں اتنے اتنے بڑے حکیم ناکام ہو گئے وہاں تم اس کا کیا علاج
کرو گے سانپ بڑا زہریلا تھا زہر اپنا کام کر چکا ہے۔
ناگ نے حکیم کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔
گھبرائیں نہیں حکیم جی سانپ کا سارا زہر ابھی باہر آ جائے گا اور شہزادہ
پھر سے زندہ ہو جائے گا۔
شہزادے کا زندہ ہو جانے کی آواز سن کر بادشاہ نے ناگ کی طرف
دیکھا اور کہا۔
ناگ میری ساری دولت لے لو اور میرے بچے کو زندہ کر دو میں اپنی

ساری بادشاہت تمہارے قدموں میں رکھتا ہوں۔

ناگ نے کہا۔

بادشاہ سلامت، بے فکر رہیں، مجھے دولت کی ضرورت نہیں میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں مجھے فرض ادا کرنے دیں۔

ناگ نے سانپ کے کاٹے کے زخم پر انگلی رکھ کر آنکھیں بند کر کے منتر پڑھنا شروع کر دیا دیکھتے دیکھتے زخم کا منہ کھل گیا اور اس میں سے سبز رنگ کا زہر باہر بہنے لگا جوں جوں زہر باہر نکل رہا تھا شہزادے کی حالت بہتر ہوتی جا رہی تھی اس کے بدن کی نیلاہٹ دور ہو رہی تھی اور اس کا سانس پھر سے ٹھیک چلنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر بعد شہزادے کے جسم سے سارا زہر باہر نکل گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں ناگ پرے ہٹ گیا اور بادشاہ کی طرف دیکھ کر بولا۔

لیجئے بادشاہ سلامت ولی عہد تندرست ہو گیا اب اگر اسے زندگی میں کبھی سانپ نے کاٹا تو اس پر زہر کا کبھی اثر نہیں ہوگا۔

بادشاہ نے ناگ کو گلے لگا لیا اور اپنے شہزادے کو چومتے ہوئے کہنے لگا۔

ناگ میں تمہارا ایسا احسان زندگی بھر کبھی نہیں بھولوں گا۔

ملکہ کو ہوش میں لانے کے بعد جب یہ بتایا گیا کہ شہزادہ بالکل ٹھیک ہے تو خوشی کے مارے اس کا چہرہ لال ہو گیا اس نے اپنے شہزادے کو گلے سے لگا لیا اور ناگ کا بے حد شکریہ ادا کیا سارے حکیم حیران رہ گئے کہ اس نوجوان کے پاس ایسا کون سا جادو ہے کہ جس کی مدد سے اس نے شہزادے کے جسم سے سارا زہر نکال کر باہر پھینک دیا بادشاہ نے اپنے شاہی حکیموں کی طرف نفرت سے دیکھ کر کہا۔

تم سب لوگ احمق ہو اور میرے دربار میں بیٹھے روٹیاں توڑتے ہو

میں آج سے تمہیں حکم دیتا ہوں کہ خبردار تمہیں دربار میں آنے کی اجازت نہیں گھر پر بیٹھے رہا کرو۔

شاہی حکیموں پر تو جیسے پانی پڑ گیا ایک وید قرطاس تو بے حد جل کر رہ گیا اس نے اسی وقت دل میں عہد کر لیا کہ وہ اپنی اور سارے حکیموں کی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لئے ناگ کو ضرور نیچا دکھا کر رہے گا خواہ اسے کتنی بڑی سازش ہی کیوں نہ کرنی پڑے اس وقت تو وہ بادشاہ کے حکم کے مطابق وہاں سے چلا گیا لیکن اس کے دل میں نفرت ....اور انتقام کا لاوا اندر ہی اندر کھولنا شروع ہو گیا۔

ناگ اور عنبر نے بادشاہ سے اجازت لی اور واپس اپنے کمرے میں آ گئے انہوں نے ماریا کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے محسوس کیا جیسے ماریا شاہی محل میں آ چکی ہے مگر اتفاق سے ان سے اس کی ملاقات نہیں ہو سکی۔

عنبر نے کہا۔

وہ ضرور شہزادے کے کمرے میں آئی تھی آخر شور کس نے مچایا کہ شہزادے کو سانپ نے ڈس لیا ہے اگر وہ وہاں موجود نہ ہوتی تو شہزادے کو کوئی نہ بچا سکتا اور پھر سانپ کو تلوار کے وار سے کس نے ٹکڑے ٹکڑے کیا؟ ضرور ماریا یہاں آئی ہے۔

ناگ نے کہا۔

اگر وہ آئی ہے تو پھر اب کہاں ہے۔؟

عنبر کہنے لگا۔

یہ سارا کام کمالا اور ارژنگ کا ہے انہوں نے ہی شہزادے کو سانپ سے ڈسوانے کی سازش کی جس کا ماریا کو پتہ چل گیا.........لیکن وہ اس وقت شہزادے کے کمرے میں پہنچی جب سانپ شہزادے کو ڈس چکا تھا اس نے کمالا کو باہر جاتے دیکھا ہوگا اور وہ سب کچھ چھوڑ کر اس

کے تعاقب میں گئی ہے۔
ناگ نے کہا۔
تمہارا خیال مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے پر اب وہ کہاں ہوگی؟ کیا
تمہارے خیال میں ہمیں ماریا کے پیچھے اس کی مدد کو نہیں پہنچنا چاہیے
خدانہ کرے وہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائے ارژنگ بڑا ظالم آدمی
ہے اور کملا بڑی مکار عورت ہے وہ لوگ اسے سخت نقصان پہنچائیں
گے۔
عنبر نے مسکرا کر کہا۔
شاید تم بھول گئے ہو کہ ماریا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا اور وہ غائب رہ کر جو
چاہے کر سکتی ہے۔
ناگ نے بے چینی سے کہا۔
نہیں نہیں عنبر بھائی مجھے کچھ یقین ہو رہا ہے کہ ہماری بہن ماریا کسی

بہت بڑی مصیبت میں پھنسنے والی ہے اس لیے ہمارے لئے ضروری
ہے کہ ہم ابھی یہاں سے اس کی تلاش میں چل نکلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ
پانی سر سے گزر جائے اور ہم اس کی مدد بھی نہ کر سکیں۔
عنبر خاموش ہو گیا اسے ناگ کی باتوں نے متاثر کیا تھا اس نے ناگ
کی طرف دیکھ کر کہا۔
اگر تمہاری رائے یہی ہے تو میں تیار ہوں۔
ناگ نے کہا۔
ہمیں ابھی یہاں سے نکل جانا چاہیے۔
عنبر کہنے لگا لیکن ہم ماریا کی تلاش میں اس وقت رات کے اندھیرے
میں کہاں جائیں گے۔
ناگ نے جنگل کی طرف منہ کر کے کہا۔
مجھے اس جنگل اور پہاڑیوں میں سے ماریا کے کپڑوں کی خوشبو آ رہی

ہے یہ خوشبو آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے اگر ہم نے دیر کر دی تو ہو سکتا
ہے کہ پھر ہم ماریا کو کبھی زندگی بھر نہ مل سکیں۔

یہ بات سن کر عنبر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ناگ بھائی اگر یہ بات ہے تو میں ابھی اسی وقت اپنی بہن کی مدد کے
لئے جانے کو تیار ہوں آؤ میرے ساتھ۔

اسی وقت وہ بادشاہ کے حضور گئے سلام کرنے کے بعد انہوں نے بتایا
کہ وہ ایک بے حد ضروری کام کے واسطے دو چار دنوں کے لئے شہر
سے باہر جا رہے ہیں۔

بادشاہ نے کہا۔

ابھی تو میں ولی عہد شہزادے کی صحت کی خوشی میں بہت بڑا جشن
منانے والا تھا تمہارا ہونا تو بہت ضروری تھا اس لئے کہ تم لوگوں نے تو
میرے بچے کی جان بچائی ہے تم نہ ہوئے تو مجھے کس قدر کمی محسوس ہو

گی۔

عنبر نے کہا۔

بادشاہ سلامت یہ تو ٹھیک ہے مگر ہم مجبور ہیں کام ہی ایسا آن پڑا ہے
کہ جانے کے بنا کوئی چارہ نہیں لیکن ہم وعدہ کرتے ہیں کہ بہت جلد
واپس آ جائیں گے۔

بادشاہ نے گہرا سانس بھر کر کہا۔

میں تمہاری راہ دیکھتا رہوں گا میرے بچو۔

عنبر اور ناگ بادشاہ سے اجازت لے کر گھوڑوں پر سوار ہوئے اور محل
سے باہر نکل آئے شہر سے باہر آتے ہی انہوں نے گھوڑوں کو چابک
ماری اور انہیں سرپٹ دوڑاتے جنگل اور ٹیلوں کی طرف روانہ ہو گئے
ناگ اس سفر میں عنبر کی راہ نمائی کر رہا تھا وہ اسے بتاتا جاتا تھا کہ ماریا
کے کپڑوں کی مہک کس طرف سے آ رہی ہے سفر کرتے کرتے انہیں

دن چڑھ آیا ایک چوراہے پر پہنچ کر عنبر نے پوچھا۔

دوست یہاں سے چار سڑکیں پھٹ رہی ہیں یہ بتاؤ کہ ہمیں کس طرف جانا چاہیے۔؟

عنبر بھائی مجھے ماریا کے کپڑوں کی مہک آنی بند ہوگئی ہے ایسے لگتا ہے کہ وہ کہیں گم ہوگئی ہے یا کسی زمین دوز تہہ خانے میں چلی گئی ہے۔

عنبر بولا۔

پھر کیا کریں۔؟

ناگ نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سڑک پر چلنا چاہیے جو سمندر کی طرف جاتی ہے کیوں کہ ارژنگ اور رکمالا دیوار چین کی طرف نہیں جاسکتے وہاں انہیں پکڑے جانے کا ڈر ہے وہ سمندر کے راستے کسی جہاز یا کشتی پر سوار ہو کر بھاگنے کی کوشش کریں گے۔

ماریا بھی ضرور اسی طرف گئی ہے۔

عنبر نے کہا۔

ٹھیک ہے ہم اسی سڑک پر چلیں گے۔

دونوں دوست سمندر کی طرف جانے والی سڑک پر ہولیے ادھر ماریا کے ساتھ یہ ہوا کہ وہ ارژنگ اور رکمالا کا برابر پیچھا کر رہی تھی صبح ہوئی سورج کی روشنی پھیلی تو اس نے زمین پر دو گھوڑوں کے سموں کے نشان دیکھے وہ سمجھ گئی کہ ارژنگ اور رکمالا اسی طرف گئے ہیں اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ٹھیک راستے پر جا رہی تھی اب وہ ایک گھنے جنگل میں سے گزر رہی تھی چلتے چلتے راستے میں ایک دریا آگیا ماریا نے دیکھا کہ دریا کے کنارے دو انسانوں کے گھوڑوں سے اتر کر چلنے پھرنے کے نشان زمین پر پڑے تھے یہ نشان ارژنگ اور رکمالا کے تھے ماریا نے دریا کو لکڑی اور پتھروں کے ایک پل پر سے عبور کیا۔

دریا کے دوسری طرف جنگل میں اسے شیر کی گرج سنائی دی وہ رک گئی آواز پہاڑی ڈھلان کی سمت سے آئی تھی کچھ دیر بعد آواز پھر گونجی اس دفعہ شیر کی آواز میں غصہ اور طیش بھی تھا ایسے لگتا تھا کہ اس نے کسی جانور پر حملہ کیا ہے ماریا گھوڑے کو لے کر آواز کی طرف روانہ ہو گئی۔

دوپہر تک جنگل میں چلتے رہنے کے بعد اس نے اچانک ایک جگہ جھاڑیوں میں خون دیکھا وہ وہاں آ گئی جھاڑیوں میں گھس کر کیا دیکھتی ہے کہ مکار عورت اور شہزادے ولی عہد پر قاتلانہ حملہ کرنے والی کمالا کی لاش گھاس پر پڑی ہے جسے شیر نے آدھا کھا لیا تھا ماریا کا دل اس عبرت ناک انجام پر کانپ اٹھا ظلم کا انجام یہی ہوا کرتا ہے۔

ایک قاتل تو اپنے انجام کو پہنچ گیا تھا اب دوسرا باقی تھا ماریا نے ارژنگ کا پیچھا کرنا شروع کر دیا اس کے دل میں بس ایک ہی لگن تھی کہ جس طرح بھی ہو سکے ارژنگ کو زندہ یا مردہ پکڑ کر ملکہ چین کے

حضور پیش کرے اس غم زدہ ماں کے پاس پیش کرے جس کے معصوم بچے کو اس شخص نے ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔

چلتے چلتے دور ماریا کو پہاڑی ٹیلے کے اوپر ایک عبادت گاہ کا مینار دکھائی دیا اور وہ اس کی طرف بڑھنے لگی۔

ختم شد

۱۔ چین کا شاہی حکیم ناگ سے بدل لینے کی کیسی کیسی سازشیں کرتا ہے

۲۔ شیر کمالا پر حملہ کر کے اسے ہڑپ کر جاتا ہے۔

۳۔ ارژنگ جاسوس جیل سے فرار ہونے میں کیسے کامیاب ہوا۔

۴۔ ماریا کو پکڑنے کے لئے یہ لوگ ماریا کے اوپر بنے ہوئے پل پر سے گزرتے ہیں لیکن عین اس وقت پل ٹوٹ جاتا ہے۔

یہ کیسے ہوا.................. جاننے کے لئے اسی ناول کی اگلی سیریز چھبیسویں 26 حصے ''پل ٹوٹ گیا'' میں ملاحظہ کیجئے۔